UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234248

UNIVERSAL
LIBRARY

بعون صانع بے مکین ومکان وفضل خلاق زمین وزمان

یہ کتاب نافع بیان مسائل عید الفطر اور عید اضحے میں موسوم ومعروف بہ

احکام العیدین

مع تکملہ تصنیف جناب فضیلت مآب مولانا مولوی محمد قطب الدین صاحب دہلوی

مطبع نامی منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مقبول جہان ہوئی

٢٠٩٢

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم ایسے وحدہ لاشریک کی حمد لکھتا ہے کہ جسنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مرتبہ خلت کا عطا فرمایا اور سید الکونین رسول الثقلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درجہ محبوبیت کا عنایت کیا ہزاران ہزار صلوۃ وسلام نازل ہوں اونپر اور اونکی آل اطہار اصحاب ابرار پر بعد حمد وصلوۃ کے مسکین محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین خان بیچ خدمت سب بہائی مسلمانون کے التماس رکہتا ہے کہ مین ایک خادمان خادم جناب مکرم اور معظم سند المحدثین مقتدا الطالبین مجمع الفضائل منبع الفواضل جامع الاشفاق والاخلاق یعنے حضرت مولانا ومرشدنا مولوی محمد اسحاق سلمہ اللہ تعالی علی رؤس الحق والاحقاق نواسئہ حضرت مولانا شیخ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز دہلوی کا ہون وقتیکہ جناب ممدوح یہان تشریف رکہتی تہے تو اکثر خلائق سوا شہر اپنے کے راہ دور و دراز سے بیچ خدمت آپکے فیض اور صحبت کثیر البرکت آپکی سی طرح طرح کے فائدی اوٹہا کر شب و روز بہرہ یاب ہوتے تہے چنانچہ اس عاجز نے بہی خدمت عالی جناب موصوف سے موافق فہم ناقص اپنے کے اور توجہ دلی اور شفقت قلبی حضرت کی سے کہ بدرجۂ اتم حال کمترین پر ختم تہی بہت طرح کے فائدی علوم دین کے حاصل کیے اور فیضیاب ہوا اور حال فیض عام آپ کا اسطرح پر تہا جیسے اولیا اللہ کی تعریف مین آیا ہی کہ اولیاء اللہ وہ ہین کہ جنکے دیکھنے سی اللہ تعالی یاد آوے یہ بات جناب موصوف مین صاف پائی جاتی تہی اور دل یہی چاہتا تہا کہ آپکی زبان فیض بیان سے

ہمیشہ ذکر خدا اور رسول کا سنا کیجیے اور آپکی صحبت مین شب و روز حاضر ہو کر فائدے دین کے حاصل کیا کیجیے اور اکثر خیالات فاسدہ حاضر ہونے خدمت عالی اور زیارت جمال باکمال حضرت کے سے دور رہتے تھے اب جبسے کہ جناب ممدوح نے یہان سے ہجرت کی ہے اوسی دن سے چرچہ درس و تدریس علوم دینیہ کا تمام ہندوستان سی بہت کم ہو گیا اور جو لوگ کہ جناب فیض انتساب سے موافق حوصلہ اپنی کے فیضیاب ہوئے تھے اونکا یہ حال ہی کہ خیال صحبت بابرکت حضرت کی سی زندگی اپنی بسر کرتے ہین اور یہ کہتی ہین کہ آنکھین ہماری دیکھنے جمال باکمال جناب ممدوح کو ترستی ہین بموجب کلام ہتادکے ع وہ صورتین الٰہی کس ملک بستیان ہین + اب دیکھنی کو جنکی آنکھین ترستیان ہین + اور بسبب درد جدائی آپکی کے عجب حالت رہتی ہے اسواسطے شدت شوق مین حسب حال اپنی چند اشعار نوک بر خامہ ہوتے ہین اشعار

درد ہو جسکی کچہ دوا کیجیے	دل ہی بیچین ہو تو کیا کیجیے	سب گئی صبر و ہوش و تاب و توان
مین رہا ہون تو کیا رہا ہو غمین	ہوش و حواس اوڑ گئی جاتی ہی یار کے	کیا کیا گھمنڈ تھی ہمین صبر و قرار کے
دل سا رفیق جسکا جدا ہو گیا ہو آہ	وہ اپنی بیکسی پہ نہ روئے تو کیا کرے	چشم گریان و دل بریان غم ہجران لب خشک
ایک الفت تری ہو گئی آزار کے	این مصیبت را حد و پایان کجاست	این مصیبت نیست کو بی دواست
ہر طرف مستان خراب افتادہ اند	ز آتش ماتم کباب افتادہ اند	یاد آرند آن زمان بے غمے
صحبت ساقی و عیش و خرمے	ہر یکے را دل ازین ماتم کباب	ہر یکے را دیدہ چون ساغر پر آب
این یتیمان طریقت را بہ بین	بیکسان فی الحقیقت را بہ بین	ہمچو آن طفلی کہ باشد بے پدر
خاک بر سر این غریبان در بدر	ہر یکے چون تشنۂ خستہ جگر	از خود و از ہستی خود بے خبر
گفت بایکدیگر از جوش درون	ہر یکے انا الیہ راجعون +	زین سبب خون جگر کردہ غذا
دوختہ چشم توقع بر خدا	مہر خاموشی نہادہ بر دہان	ربنا ارحمنا ورد زبان +
بسکہ چون تصویر خاموشی گزید	ہر یکے چون کنج دیوار خرید	غزل یاد آیا میکہ ما ہم داشتیم
دست بر کام دو عالم داشتیم	فیض پیر رہنما یار شفیق	صحبت یاران ہمدم داشتیم

از سرور دولت بزم حضور * بود شادی اگرچہ ماتم داشتیم * بر سر ناسور زخم دل بعشق *
از نمک ہم فیض مرہم داشتیم * اب یہان سب صاحب بنظر انصاف و دیدۂ غور سے ملاحظہ فرماوین
کہ جنکی طرف ایک عالم رجوع ہو اور وہ بھی بذاتہ صحت عالم ہون اور کسیطرح کی حاجت بھی بند نہو پھر وہ
شخص عیش و آرام دنیا کی کو برابر پر پشہ کے نجانے اور گھر بار اپنا چھوڑکر طالب رضای مولا اور تابع مرضیات کے
ہو یہ کام مقبولان اور مخصوصون لوگونکا ہی اور اس آیۂ کریمہ کی مصداق بھی ایسے ہی لوگ ہین وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ
بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور جب آپکی دلمین ارادہ ہجرت کا مصمم ہوا تو ہمنے
عرض کیا کہ کچھ نصیحت ہمکو کیجیے اوسکے جواب مین کلام مختصر اور جامع ارشاد فرمایا اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ
وَالطَّاعَۃِ وَکَثْرَۃِ الذِّکْرِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ یعنے مین نصیحت کرتا ہون ہمکو کہ ڈرتے
رہنا اللہ تعالی سے کہ بچنا اوسکے گناہون سے اور بندگی کرتے رہنا اللہ تعالی کی اور بہت یاد کیا کرنا
اوسکی اور بہت استغفار پڑہا کرنا اور بہت درود بہیجا کرنا نبی مختار پر صلی اللہ علیہ وسلم پس جب آپ تشریف لیگئی
اور ہم بے نصیب اونکی صحبت سے بدیدۂ گریان و دل بریان رخصت ہوئے تو بعضے مخلصین کو یہ خیال ہوا کہ کچھ ایسی چیز
لکھیے کہ یادگار آپکی ہو چنانچہ میر ظہور علی صاحب نے کہ محب صادق ہین یہ تاریخ لکھی ہے مولوی اسحاق صاحب
باکمال * ترک خانہ کردہ سوے کعبہ رفت * سال تاریخش چنین گفتہ ظہور * یک ہزار و دو صد و پنجاہ و ہشت * ۱۲۵۸
اور خواجہ احسن اللہ صاحب نے یہ تاریخ لکھی ہے مولوی اسحاق صاحب فخر دین * تھا منور شہر جنکے نام سے *
درس فرماتی تھے ہفتے مین دو بار * فہم سی ادراک سی الہام سے * عالم و جاہل سبھی چھوٹے بڑی * بہرہ ور تھے
اونکے فیض عام سی ملکر گئے ہجرت مع اہل و عیال * سوی کعبہ شوق کی احرام سی * سچ تو یون ہی جو کہ احسن نے کہا *
شہر خالی ہوگیا اسلام سے * مصرع اخیر سے سوا لفظ اسلام کی تاریخ نکلتی ہے اور اس ہیچمدان کو یہ خیال ہوا
کہ آپکی تالیفات مین سے کوئی رسالہ ہاتھ لگی تو اوسکا ترجمہ اور شرح زبان ہندی مین لکھون تا کچھ نمونہ فیض صحبت
آپکی کا لوگو نمین باقی رہے پس ایک رسالہ فضائل عشرۂ ذی الحجہ مین کہ اوسمین حدیثین صحیحہ جمع کی تہین پایا
سو مینے اوسکا ترجمہ اور شرح مختصر لکھی کہ مشتمل ہے احکام قربانی اور نماز عیدین وغیرہ ذلک کو کہ معتبر فقہ کی

کتابون سے مثل در المختار اور طحطاوی شرح اوسکی کی اور ملتقی الابحر اور مغنی الطالب اور مرقاۃ شرح مشکوۃ
مصنفہ ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت عبد الحق رحمہما اللہ وغیر ذلک کی لکھی اور بعد لکھنے مسئلے وغیرہ کی جسکی
کتاب سے وہ مسئلہ وغیرہ نقل کیا ہے نام انکا بر حرف اسطرح لکھا ہے کہ علامت ملا علی قاری کی ع اور
علامت حضرت شیخ عبد الحق کی ح اور طحطاوی کی طحط یا لفظ طحطاوی اور مغنی الطالب کی مغنی
اور ملتقی الابحر کی ملتقی اور علامت تقریر مولانا اسحاق صاحب دام اللہ شرفا کی لفظ مولانا کا اور
سوا اونکے اور کتاب سے جو لکھا ہی تو نام اوسکا لکھدیا ہی اور اخیر کو خاتمۃ الکتاب بیچ خطبے عیدین کے
اور استفتا لکھا ہوا حافظ احمد علی سہانپوری کا بیچ حرمت ذبح لغیر اللہ کے کہ بس مفید ہی لکھا اور نام
اسکا احکام العیدین رکھا گیا اگرچہ یہ شرح زبان ہندی ہین کہ اہل علم اوسکی طرف التفات نہین
کرتی ہین لکھی گئی لیکن اہل علم بہی جو کوئی اسکو دیکھیگا تو خوبی اسکی معلوم کریگا کہ کتنی جزئیات لکھی ہین جو بڑی
بڑی کتابون مین لکھی تو پاویگی یہان بلا مشقت موجود ہین احباب الٰہی مین دعا ہی عاجز کی یہ ہی کہ برکت تحریر
اس رسالہ کی گناہون میرے کو معاف فرماوی و زیارت حرمین شریفین کی مجکو نصیب ہو اور وہین میری موت ہو
آمین رب العالمین شعر الٰہی نجنی من کل ضیق + بجاہ المصطفٰی مولی الجمیع + وہب لی فی مدینتہ
قرارا + بایمان و دفن بالبقیع + **باب** فی فضیلۃ عشر ذی الحجۃ باب ہی بیچ بیان فضیلت عشرہ
ذی الحجہ کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح فیہن احب الی اللہ
من ہذہ الایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد
فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشیء رواہ البخاری
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ عمل نیک بیچ انکے بہت پیارا ہو طرف اللہ کے
اس دس دنون سے کہ دہہ بقرعید کا ہے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی کہ غیر ان ایام
مین واقع ہو بہت پیارا ہی طرف اللہ کی فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی بیشک وہ بھی ان دنونکی اعمال کی برابر نہین
مگر جہاد اس شخص کا کہ نکلا ساتھ ذات اپنی کے اور مال اپنے کے پس پھر ا ساتھ کسی چیز کے نقل

کی یہ بخاری نی ف یعنی اگر ایسا جہاد ہو کہ جان و مال سب وہان کام آوین تو البتہ افضل اور محبوب تر ہے ان دنونکی اعمال سے اسلئے کہ ثواب ملتا ہی بقدر مشقت کرنے اور شاید کہ مراد یہ ہی کہ نیک عمل کرنے ان دنونمین بہت محبوب ہین سوائے اعمال رمضان کے اور دنونکی اعمال سے یا یہ کہ رمضان شریف کے اعمال محبوب تر ہین باعتبار فرض روزون و لیلۃ القدر ہونیکے اسمین اور اعمال اس دہہ کی محبوب تر ہین باعتبار ہونی عرفہ کے اور افعال حج کی اسمین ہ ع د مولانا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یَّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْھَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّۃِ یُعْدَلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْھَا بِصِیَامِ سَنَۃٍ وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْھَا بِقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ رواہ الترمذی وابن ماجۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ کی عبادت کرنی اسمین دس دن ذیحجہ کے سے برابر کیے جاتی ہین روزے ہر دن کے انمین سے ساتھ روزون برس دنکی اور قیام ہر شب کا انمین سے برابر ہے قیام شب قدر کی نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نی ف یعنی عبادت کرنی اس دہہ مین محبوب تر ہے عبادت کرنیسے اور دنونمین خصوصاً حج عبادت کہ ہو خصوصاً قربانی کرنی کہ افضل اور محبوب تر اور عملونسے ہے اور روزے ہر دن کے الخ یعنی اول ذیحجہ سے عرفہ تک ہ ع قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسُّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ شَیْئًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا یَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا یُقَلِّمَنَّ ظُفْرًا رواہ مسلم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوی اول دہہ بقرعید کا اور ارادہ کری بعضا تمہین کا یہ کہ قربانی کری پس نہ دور کری بال اپنی اور ناخن اپنے ذرہ بھی اور ایک روایت مین ہی کہ پس نہ لیوی بال اور نہ ترشوای ناخن نقل کی یہ مسلم نی ف بال وغیرہ لینی کو منع فرمایا تا مشابہت حاجیوں احرام والون کے ساتھ ہو اور نہی اسمین تنزیہی ہی پس لینا بالون وغیرہ کا مستحب ہے اور خلاف اسکا ترک اولی ہے اور امام شافعی کے نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہی ہ ع قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِیَوْمِ الْاَضْحٰی عِیْدًا جَعَلَہُ اللّٰہُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَۃً اُنْثٰی اَنَا اُضَحِّیْ بِھَا قَالَ لَا وَلٰکِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِکَ وَاَظْفَارِکَ

وَنُقصُ شَارِبِكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِندَ اللهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا مین بیچ دن عید قربان کے یہ کہ ٹھہراؤنمین اسکو عید مقرر
کیا ہے اسکو اللہ نے عید واسطے اس امت کے عرض کیا حضرتؐ سے ایک شخص نی کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو اگر
نہ پاؤنمین مگر منیحہ مادہ کیا پس قربانی کرونمین وسکو فرمایا نہین و لیکن لے بال اپنے اور ناخن اپنے اور کترواؤ لبین
اپنی اور مونڈ اپنی بال زیر ناف کے پس یہ پوری قربانی تیری ہی نزدیک اللہ کے نقل کی یہ ابو داؤد و نسائی نے
ف یعنے قربانی کا سا ثواب ملیگا اور منیحہ مشتق ہے منح سے بمعنی عطا کے عرب مین عادت تھی کہ اونٹنی وغیرہ
دودہ والی محتاجونکو دیتے تھے کہ ساتھ دودہ اور پشم اور بچون اوسکے کے فائدہ اوٹھاوین وقت احتیاج تک
اور بعد حاجت روائی کے پھیر دین اوسکو منیحہ کہتے تھے پس اوس شخص کے پاس اسطرحکا جانور تھا اوسنے
اجازت اسکی قربانی کرنے کی چاہی حضرتؐ نے اوسکو منع فرمایا اسلیے کہ اوسکے پاس کوئی چیز سوا اوسکے
نہ تھی کہ نفع اوٹھاتا ساتھ اوسکے پھر ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قربانی واجب ہے مگر عاجز پر نہین
اور کسیلیے کہا ہی ایک جماعت نے سلف سے کہ واجب ہے قربانی یہانتک کہ تنگدست پر بھی اور جمہور کی نزدیک تنگدست
مستحب ہے کرنا قربانی کا اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ نہین واجب ہے مگر اوسپر کہ مالک ہو نصاب کا کہ بیان اسکا
آگے آویگا اور جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہی ع قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَيَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَقَعَ بِالْاَرْضِ
فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کیا
ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ بہت محبوب ہو طرف اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور
ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کے ساتھ سینگون اور بالون اور کھرون اپنی کی اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے
جناب الٰہی مین پہلے اس سے کہ گری زمین پر یعنی نزدیک قصد کرنے ذبح کی پس خوش کرو ساتھ اوسکے نفسونکو نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف کہا زین العرب نے کہ معنی یہ ہین کہ افضل عبادتونمین دن عید کے بہانا خون قربانی کا ہے

اور وہ آویگی دن قیامت کے جیسے کہ تھی دنیا مین بغیر نقصان کسی چیز کے تا کہ ہو بدلہ قربانی کرنیوالیکے ہر عضو کا
اور سواری ہو اسکی پل صراط پر انتہٰی یا معنی یہ ہین کہ اونکی قربانی میزان اعمال مین اور گران کریگی دسکو دہ خوش
کرو یعنی جب جانتے کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہی اسکو اور دیتا ہی اسپر ثواب بہت پس چاہیے کہ ہون نفس
تمہارے ساتھہ قربانی کے خوش نہ کراہت کرنیوالے واسطے اوسکے وعن قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذِهِ الأَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا
فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوا فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِكُلِّ
شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ای رسول خدا
کے کیا ہے یہ قربانی کرنی فرمایا طریقہ ہے تمہارے باپ ابرٰہیم کا اوپر سلام ہو جیو کہا اصحابہ نے پس کیا ثواب ہے
واسطے ہمارے اسمین اے رسول خدا کے فرمایا بدلے ہر بال کے نیکی یعنے گائے اور بکری قربانی کرینمین کہ انکے
بال ہوتے ہین عرض کیا صحابہ نے پس پشم اے رسول خدا کے یعنے دنبہ و بھیڑ اور اونٹ کی پشم کے بدلے کیا
ثواب ملتا ہے فرمایا بدلے ہر بال کے پشم مین سے ایک نیکی نقل کی یہ احمد نے اِنَّ اللهَ يُبَاهِي مَلٰئِكَتَهُ
عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِأَهْلِ عَرَفَةَ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي أَتَوْنِي شُعْثًا غُبْرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ تحقیق
اللہ تعالی فخر کرتا ہے اپنے فرشتون سے بعد دوپہر عرفہ کے ساتھہ عرفہ والونکے فرماتا ہی دیکھو میرے
بندونکی طرف کہ آئے ہین میرے پاس پراگندہ سر غبار آلود نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي
بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُولُ انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي أَتَوْنِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ
أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَ
فُلَانَةُ قَالَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ فِي
شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہوتا ہے

دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالیٰ نزول اجلال فرماتا ہے طرف آسمان دنیا کی پس فخر کرتا ہی ساتھ عرفہ والونکی
فرشتونسی پس فرماتا ہی دیکھو طرف بندون میرے کی آئی ہین میرے پاس پراگندہ سر غبار آلودہ چلاتی ہوئی یعنی ساتھ لبیک کے
ہر راہ دور و دراز سے گواہ کرتا ہون مین تمکو یا شبہ بخشا مینے اونکو پس کہتی ہین فرشتے ای رب ہمارے فلانا تھا متہم ساتھ
برائی کے اور نسبت کیا جاتا تھا طرف کرنے حرام چیزونکے اور فلانا مرد اور فلانی عورت ایسی ہی تھی کہا آپنے حضرت
فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ تحقیق بخشا مینے اونکو بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین ہے کوئی دن بہت
آزاد ہوتے ہون آگ جہنم سے اوسمین برابر دن عرفہ کے نقل کی یہ شرح السنہ مین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ لِسَانَہٗ وَسَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ یَوْمَ عَرَفَۃَ غُفِرَ لَہٗ مِنْ عَرَفَۃَ اِلٰی عَرَفَۃَ رَوَاہُ
الْبَیْھَقِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے محفوظ رکھا اپنی زبان کو اور کانونکو اور بینائی کو دن
عرفہ کے بخشی جاتی ہین واسطے اوسکے گناہ اگلے عرفہ سے اگلی عرفہ تک نقل کی یہ بیہقی نے ف یعنی جسنے زبانکو محفوظ رکھا
گناہونکی باتونسی مانند جھوٹ اور غیبت وغیرہ کے اور کانونکو محفوظ رکھا سننے جھوٹ اور مزامیر وغیرہ بری باتونسی
اور آنکھ کو دیکھنے اجنبی اور گناہ کی چیزونسے وہ ثواب کو پاتا ہے ع قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَحْیَی اللَّیَالِیَ الْاَرْبَعَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ لَیْلَۃَ التَّرْوِیَۃِ وَلَیْلَۃَ عَرَفَۃَ وَلَیْلَۃَ النَّحْرِ وَلَیْلَۃَ الْفِطْرِ
رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے شب بیداری کی چار رات واجب ہوئی
اسکے لیے جنت یا مغفرت آٹھوین شب ذی حجہ کی اور رات کے عرفہ کی اور رات عید قربان کی اور رات فطر کی
نقل کی یہ ابن عساکر نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی لَیْلَۃَ الْفِطْرِ وَلَیْلَۃَ
النَّحْرِ لَمْ یَمُتْ قَلْبُہٗ یَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسنے شب بیداری کی رات عید الفطر مین اور رات عید قربان مین نہین مریگا دل اوسکا اوس دن
کہ مرینگے دل یعنے قیامت کو ہول و دہشت دہاکے سے اس مین ہوگا نقل کی یہ طبرانی نے
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ
اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ

وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین دعاؤنکی دعا دن عرفہ کی ہے اور بہترین اوس چیز کا کہ کہا مینے اور نبیون نے پہلے مجسی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر ہے نقل کی یہ ترمذی نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْمُ التَّرْوِیَۃِ کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ وَصَوْمُ یَوْمِ عَرَفَۃَ کَفَّارَۃُ سَنَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوالشَّیْخِ فِی الثَّوَابِ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ روزہ بقرعید کی آٹھوین کا کفارہ ہے ایک برس کے گناہونکا اور روزہ دن عرفہ کا کفارہ دو برس کے گناہونکا ہے نقل کی یہ ابوالشیخ نے بیچ کتاب ثواب کے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَۃَ کَصِیَامِ اَلْفِ یَوْمٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ دن عرفہ کا مانند روزون ہزار دن کے ہے نقل کی یہ بیہقی نے **ف** بموجب اس حدیث شریف کے اگر عرفہ کے روزے کو ہزاری روزہ کہا جاوے تو بجا ہی **بَابُ الْاُضْحِیَۃِ** یہ باب ہے بیچ بیان قربانی کے **ف** قربانی کرنی عجب ہے مذہب حنفی مین ہر مسلمان مقیم غنی پر یعنے جو کہ مالک نصاب کا ہو اگرچہ نصاب نامی نہو یعنے جو کہ ساڑھے باون روپے نقد یا بقدر ڈلی یا زیور وغیرہ چاندی کا یا ساڑھے سات تولہ سونا یا زیور ہو خواہ اور کچھ ساڑھے باون روپے کی یا زیادہ اس سے مکانات واسباب وغیرہ سوائے حاجت کے رکھتا ہو اور وہ قرضدار بھی ایسا نہو کہ مال نصاب اسمین لگ جاوے یا کم ہو جاوے نصاب سے اوسپر قربانی کرنی واجب ہے اور قربانی کرنی اپنی بیوی کیطرف سے اور اولاد کیطرف سے اوسپر واجب نہین اگرچہ اولاد چھوٹی ہو اور بعضون نے کہا کہ واجب ہے اوسپر کہ چھوٹے بچونکی طرف سے بھی کرے مسئلہ قربانی اگر بکری ہو یا دنبہ یا بھیڑ نر ہون یا مادہ ایک ایک آدمی ایک ایک بکری اور اگر گائین ہون یا بھینس یا اونٹ نر ہون یا مادہ تو سات آدمیونکی بھی شراکت جائز ہے بشرطیکہ ارادہ رکھتا ہو ہر ایک اونمین سے قربۃ یعنے ثواب کا اور وہ اہل بھی ہون قربت کے اور ساتوین حصہ سے کم نہو حصہ کسیکا پس اگر کوئی چاہے اونمین سے نہین گوشت کہانیکے لیے شریک ہو جاوین یا انمین سے کوئی کافر ہو یا حصہ کسیکا کم ہو ساتوین سے تو نہین جائز ہوگی قربانی کسیکی طرف سے بھی اس لیے کہ پہلے کو نیت قربت کی نہین اور دوسرا اہل قربت

نہین اور تیسرے کا حصہ کم ہے ساتوین سے اور جائز ہی شریک ہونا سات سے کم کو اگرچہ دو ہون بشرطیکہ
ساتوین حصہ سے کم نہ لے کوئی انمین سے مسئلہ خریدکین سات آدمیون نے سات بکریان درمیان اپنے اسلیے
کہ قربانی کرین گے اونکو درمیان اپنے اور نہین مقرر کی اونمین سے ہر ایک کے لیے بکری معین پس قربانی کیا
اونھون نے انکو جائز ہوا از راہ استحسان کے مسئلہ اولی یہ ہے کہ حصہ منقطع نہو تینے مثلا ایک تین لے اور ایک
چار اگر ایک ساڑھی تین لے اور دوسرا بھی ساڑھی تین تو جائز ہے لیکن اولی نہین مولانا مسئلہ گوشت
قربانی کا تقسیم کیا جاوے تو لکر نہ تخمین کر کر مگر جبکہ ملے ہون گوشت کے ساتھہ ہاتھہ پاؤن یا جلد اوسکی
تو تخمین سے اوسکی تقسیم جائز ہوگی یعنے ہر جانب مین کچھ گوشت ہو اور کچھ پاؤن ہون یا ہو ہر جانب
مین کچھ گوشت اور بعض جلد یا ہو ایک جانب مین گوشت اور ہاتھہ پاؤن اور اور جانب مین گوشت و جلد
تو ان سب صورتون مین تخمین سے بانٹنا جائز ہوگا مسئلہ اگر خریدا اونٹ یا گائے قربانی کے لیے
پھر شریک کر لیا چھہ کو تو جائز ہے استحسانا بشرطیکہ وقت خریدنے کے نیت شریک کرنیکی رکھتا تھا
والا نہین جائز اور شریک کر لینا پہلے خریدنے کے اولی ہے یہ طحطاوی مین ہے اور عالمگیری
مین لکھا ہے کہ اگر خریدی گائے ارادہ کرتا تھا اسکی قربانی کرنیکا پھر شریک کر لیا اسمین چھہ کو تو مکروہ ہے
اور کفایت کر گئی انکو اسلیے کہ بمنزلہ بیچنے بکریونکے ہے حکما مگر یہ کہ ارادہ کری وقت خریدنے انکے کہ یہ
شریک کر لونگا انکو اوسمین تو نہین مکروہ ہی اور اگر کیا یہ تو ہوگا بہتر اور یہ جب ہے کہ ہو تونگر اور اگر فقیر و مفلس
پس واجب کیا ساتھہ خریدنے کے پس نہین جائز ہے شریک کرنا اسمین اور سیطرح اگر شریک کیا اسمین
چھہ کو بعد واجب کرنے اوسکے اپنے لیے نہین گنجائش رکھتا اسلیے کہ اسنے واجب کیا ہی اوسی سب کو
واسطے اللہ تعالی کے اور اگر شریک کیا جائز ہوا اور تاوان دیگا چھہ ساتوین حصون اسکے کا
مسئلہ اول وقت قربانی کا بعد فجر دن عید قربان کے ہے اگر گانون مین ہلو اور اگر شہر مین ہے
تو اول وقت بعد نماز عید کے یعنے بعد اسبق نماز عید کے پس اگر قربانی کر لی بعد نماز شہر والونکی
پہلے نماز عید گاہ سے یا عکس اسکے تو جائز ہے استحسانا کہا شمس الائمہ حلوائی نے کہ اسمین

صورتمین ہے کہ جب قربانی کرے وہ شخص کہ اُس فریق مین سے ہو کہ جو نماز پڑھ چکے تھے اور اگر قربانی کری
وہ شخص کہ اس فریق مین سے تھا کہ جنھون نے نماز نہین پڑھی تھی تو نہین جائز ہوگی قربانی اسکی اور زعفرانی مین
لکھا ہی کہ جب قربانی کی ایک شخص نے اس جانب مین کہ نماز پڑھی گئی تھی اوسمین یا جانب دوسری سے جائز ہوگی
انتہی اور پہلے خطبے کے قربانی کرنی جائز ہے لیکن بعد اوسکے اولی ہے اور اگر امام نے نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا
تو جائز ہے ذبح کرنا قربانی کا اور اگر نماز بسبب کسی عذر کے یا بلا عذر اول روز مین نہ پڑھین تو وقت قربانی کا
بعد گذرنے وقت نماز عید کے ہے یعنی بعد ڈہلنے آفتاب کے اور پہلے اس سے جائز نہین ہوگی اور جائز ہوگی
دوسرے دن اور تیسرے دن پہلے نماز کے بھی اسلیے کہ نماز انمین واقع ہوتی ہی قضا نہ ادا اور آخر وقت قربانی کا
پہلے غروب ہونے آفتاب بارھوین کی ہی اور وقت مستحب گانوں والونکی لیے بعد طلوع ہونے آفتاب اور عید کے ہی اور
شہر والونکی لیے بعد خطبہ کی اور اگر شک ہو قربانی ہونے کے دنمین تو مستحب یہ ہے کہ نہ تاخیر کری قربانی مین تیسری دن تک
اور اگر تاخیر کی تو مستحب ہے یہ کہ نہ کھاوے اوسمین سے بلکہ تصدق دیدی سب اور تصدق دی زیادتی کہ درمیان مذبوح
اور غیر مذبوح کے ہے یعنے مثلا ذبح کیا ہوا بارہ آنہ کا ہی اور بغیر ذبح کیا ہوا ایک روپیہ کا تو چار آنہ اس گوشت کے
ساتھ تصدق دے اسلیے کہ اگر واقع ہوا یہ غیر وقت اسکے مین تو عہدہ برآ نہین ہوگا مگر ساتھ اسکے مسئلہ ایام نحر کے
تین ہین اور ایام تشریق کے بھی تین اور سب گذر جاتے ہین چار روز مین پہلا دن نحر کا ہی اور آخر دن تشریق کا
اور بیچ کے دو دن نحر اور تشریق کے ہین اور قربانی کرنی ایام نحر مین افضل ہے تصدق کرنے قیمت اوسکی سے
اسلیے کہ قربانی واقع ہوگی واجب یا سنت اور تصدق نفل محض ہی کذا فی الہدایہ مسئلہ اعتبار آخر وقت کا ہے
واسطے فقر اور غنا اور ولادت اور موت کے یعنے اگر آخر روز بارھوین کے غنی فقیر ہوگیا واجب نہین قربانی
اوسپر اور اگر فقیر غنی ہوگیا واجب ہی اور اگر بچہ پیدا ہوا اخیر روز مین واجب ہوگی قربانی اوسکی طرف سے
بموجب قول بعض کے اور اگر مر گیا آخر روز مین واجب نہین رہا اوسکے ذمہ مسئلہ اول روز یعنے عید کا
دن افضل ہے قربانی کے لیے مسئلہ مکروہ تنزیہی ہے قربانی کرنی رات کو مسئلہ اگر فوت ہوا وقت قربانی کا
پہلے ذبح کرنے اسکے کے تو لازم ہوگا تصدق کرنا اوس جانور کا زندہ اگر نذر مانا ہوا ہوگا وہ یعنے ۱۰

اسکے ملک مین مثلاً ایک بکری تھی اسنے کہا کہ لازم کیا مینے اپنے پر واسطے اللہ کے کہ قربانی کرونگا اس بکریکو اور وقت گذر گیا پہلے ذبح کرنیکے تو تصدق کردے اوسکو زندہ برابر ہے کہ نذر کرنیوالا فقیر ہو یا غنی اور اگر ذبح کر ڈالا اوسکو تو تصدق کرے گوشت اوسکا اور اگر ناقص کیا گوشت کو تو تصدق کرے قیمت نقصان کی بھی اور نہ کہاوے نذر کرنیوالا اوس سے پس اگر کہایا کچھ گوشت تو تصدق کرے قیمت اوس گوشت کی کہ کہایا اور ایسے ہی فقیر نے جو جانور خرید کیا ہوگا قربانی کرنیکے لیے اوسکا بھی تصدق کرنا لازم ہوگا اور غنی تصدق کرے قیمت قربانی کی خریدی ہو وہ یا نہ خریدی ہو اور مراد قیمت سے قیمت اوس بکری کی ہے کہ کفایت کرے قربانی مین

مسئلہ یہ جانور جو اوپر مذکور ہوئے قربانی انہین پر جائز ہے سوائے اونکے اور جانورون پر مثل ہرن وغیرہ مانند اونکے کے پر درست نہین اور جو جانور کہ پیدا ہوا ہلی یعنی شہر کے جانور اور وحشی یعنے جنگل سے تو تابع ہوتا ہی مانکے یعنے اگر ماں ہلی ہی تو بچہ بھی ہلی ہی اور اگر ماں وحشی ہی تو بچہ بھی وحشی ہی اور اگر قربانی کری ساتھہ ہرنی وحشی کے کہ ہل گئی ہی لوگونمین یا ساتھہ گاے وحشی کی کہ ہل گئی ہی نہین جائز مسئلہ سات آدمیونے خرید کی ایک گاے پچاس درہم کو قربانی کے لیے اور اور سات آدمیونے خرید کین سات بکریان سو درہمونکو تو افضل بکریان ہین +

مسئلہ دس آدمیونے خرید کین ایک شخص سے دس بکریان اکٹھی پس کہا بیچنے والی نی کہ بیچین مینے یہ دس تمہارے ہاتھ ہر بکری دس درم کو پس کہا انہونے کہ خرید کین ہمنے پس ہوئین دس مشترک انمین اور لی ہر ایک نے انمین سے ایک ایک بکری اور قربانی کی اپنی طرف سے جائز ہوئی پس اگر معلوم ہوئی انمین سے ایک بکری کانی پس انکار کیا ہر ایک شریک نے اسکا کہ ہے کانی نہین جائز ہوگی قربانی انکی اسلیے کہ نو بکریان دس آدمیون کیطرف سے نہین جائز مسئلہ جبکہ قیمت اونٹ اور بکری کی برابر ہو تو بکری افضل ہے اسلیے کہ اسکا گوشت اچھا ہوتا ہی مسئلہ بکری افضل ہے ساتوین حصہ گاے کے سے جبکہ برابر ہون دونون قیمت مین اور گوشت مین اسلیے کہ گوشت بکری کا اچھا ہوتا ہے اور اگر ساتوان حصہ گاے کا زیادہ گوشت مین تو وہی افضل ہوگا اور حاصل اسمین یہ ہی کہ جب دونون برابر ہون قیمت و گوشت مین تو اچھے گوشت والا اون دونو مین سے افضل ہے اور جبکہ مختلف ہون دونون گوشت و قیمت مین تو زیادہ بہتر ہے پس خصی کہ بیس درہم کا ہو افضل ہے اوس خصی سے کہ پندرہ درہم کا ہو اور

اگر برابر ہون دونون قیمت مین اور زائد ہو گوشت مین تو نر افضل ہے اور گائی افضل ہے بیل سے جبکہ برابر ہون
دونون اسلیے کہ گوشت گائی کا افضل ہوتا ہی اور گائی افضل ہے چھہ بکریون سے جبکہ برابر ہون دونون اور سات
بکریان افضل ہین گائی سی کذا فی فتاوی قاضیخان اور دنبہ افضل ہے دنبی سی جبکہ برابر ہون دونون گوشت مین
اور قیمت مین اور اگر دنبی زائد ہو قیمت مین یا گوشت مین تو دنبی افضل ہے کذا فی الذخیرہ اور بکری افضل ہی بکرے سے
جبکہ برابر ہون دونون قیمت مین اور اونٹنی افضل ہی اونٹ سی کذا فی الحاوی اور وہبانیہ مین ہے کہ بلحہ افضل ہی نر سے
جبکہ برابر ہون دونون قیمت مین واللہ اعلم مسئلہ اگر بچہ دیا قربانی نے پہلے ذبح کرنیکے ذبح کیا جاوے وہ بھی ساتھ
اوسکے اور بعضون نے کہا کہ یہ اوس مفلس کے حق مین ہی کہ واجب ہوئی قربانی اوپر سبب واجب کرنے اوسکے نذر اور
غنی پر نہین لازم ہی ذبح کرنا بچہ کا دن عید کی پس اگر ذبح کیا بچہ کو دن عید کے پہلے ماں کے یا بعد اوسکے تو جائز ہوا
اور اگر نہ ذبح کیا اسکو اور تصدق دیدیا اسکو زندہ جائز ہوا ایام قربانی مین یہ زعفرانی نے اپنی کتاب مین لکھا ہی اور
ملتقی مین لکھا ہی کہ اگر تصدق دیا بچہ کو ایام قربانی مین پس لازم ہی اوسپر تصدق کرنا قیمت اوسکی کا اور اگر بیچ ڈالا
بچہ کو ایام قربانی مین تو تصدق دیوے مول اوسکا پس اگر نہ ذبح کیا بچہ کو یہانتک کہ گذر گئے ایام قربانی کے تو لازم ہی اوسپر
تصدق کرنا بچہ کا زندہ اور جبکہ ذبح کرے بچہ کو ساتھ ماں کے تو کہاوے ماں کو اور بچہ کی گوشت مین سے اور خلاصہ مین
ابو حنیفہ سے نقل کیا ہی کہ نہ کہاوے بچہ مین سے پس اگر کہاوے تو تصدق کرے قیمت اوس قدر کی کہ کہایا ہی اور تصدق
کرنا بچہ کا زندہ محبوب تر ہی میرے نزدیک + اگر بیچ ڈالی قربانی جائز ہوا اور خرید کرے ساتھ قیمت اوسکی کے اور قربانی
اور تصدق کرے زیادتی کو کہ درمیان دونون قیمتون کی ہی اور بچہ کے بھی صوف اور بال نہ کترے مانند ماں کے
اور اگر باقی رہا بچہ اوسکے پاس یہانتک کہ بڑا ہوا اور ذبح کیا اوسکو واسطے سال آیندہ کی قربانی کے لیے
نہین جائز اور لازم ہو گی اوسپر اور قربانی واسطے سال آیندہ کے اور تصدق کرے اوسکو ذبح کیے
ہوئے کو ساتھ قیمت اسکی کے کہ ناقص ہوئی ہے بسبب ذبح کی اور فتوی اسی پر ہی کذا فی فتاوی
قاضیخان مسئلہ ذبائح ملتقط مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی ذبح کرنا بکری گابھن کا جبکہ ہو قریب بیانی کے
کذا فی نصاب الاحتساب مسئلہ قربانی کہین چلی گئی یا چوری گئی اور اوسکے بدلے اور خریدی پہر وہ بھی

پائی تو افضل یہ ہے کہ دونونکو ذبح کرے اور اگر پہلی ہی کو ذبح کرے جائز ہے اور اسیطرح دوسرینکو ذبح کرے تو بھی جائز ہے اگر ہو قیمت اسکی مانند پہلی کے یا زیادہ اس سے اور اگر قیمت اوسکی کم ہے تو ضمان دے زائد کا تصدق کر دے اسکو یہ حکم سبکے لیے ہے غنی ہو یا فقیر اور اگر قربانی خریدی ہوئی مرجاوے یا چوری جاوے تو فقیر پر بدلہ اسکا نہین آتا ہے اور تونگر پر واجب ہے مسئلہ اگر ارادہ کیا کسی نے قربانی کرنے کا پس کھا ہاتھ اپنا ساتھ ہاتھ قصاب کے ذبح کرنے مین اور مدد کی اوسکی ذبح کرنے مین بسم اللہ کہنی دونونکو واجب ہے اگر بسم اللہ ایک بھی نہ کہیگا اونمین سے تو حرام ہوگی قربانی مسئلہ سات شریکو نمین سے ایک شریک مر گیا اور کہا اسکے وارثون نے حالانکہ وہ بڑے ہین اور شریکونکو کہ ذبح کرو اسکو اپنی طرف سے اور اوسکی طرف سے تو درست ہے اور اگر ذبح کیا باقیون نے بغیر اذن وارثونکے نہین جائز ہوگی کسیکی طرف سے مسئلہ ایک اونٹ یا گائے مین کئی شخص شریک ہون اسطرح کہ ایک کو نیت قربانی کی ہو اور ایک کو تمتع کی اور ایک کو قران کی اور ایک کو عقیقہ کی یا اور نفل کی یا واجب کی تو درست ہے اسلیے کہ سب قربت ہین مسئلہ خریدکرنا قربانی کا دس درہم کو اولی ہے تصدق کرنے ہزار درہم کے سے مسئلہ قربانی کرنی مرغی اور مرغے پر ایام قربانی مین اوس شخص سے کہ نہین ہے قربانی اوسپر بسبب مفلسی کے واسطے مشابہت قربانی کرنیوالونکے مکروہ ہے اسلیے کہ یہ رسوم مجوس سے ہے مسئلہ مستحب ہے کہ ہو قربانی فربہ اور اچھی اور بڑی اور افضل یہ ہے کہ ہو دنبہ املح خصی اور ہو آلہ ذبح کا تیز لوہے کا اور مستحب ہے کہ ٹھہر جاوے بعد ذبح کے تا ٹھنڈا ہو جاوے جانور اور نکل جاوے جان اوسکی تمام بدن سے اور مکروہ ہے یہ کہ قربانی کر کر پوست اوتارے پہلے ٹھنڈا ہونے کے مسئلہ مستحب ہے یہ کہ کھاوے اپنی قربانی مین سے اور کھلاوے اپنے غیر کو اوسمین سے مسئلہ مستحب ہے یہ کہ نہ ناقص کرے صدقہ تہائی سے چاہیے یون کہ تین حصہ کرے قربانی کے گوشت کو ایک حصہ فقیرونکو دے اور ایک حصہ بطور تحفہ کے بھیجے اگرچہ نوکرون اور اپنونکو ہو اور ایک حصہ آپ اور عیال اوسکی کھاوین اور غیاثیہ مین لکھا ہے کہ دیوے اسمین سے جسکو چاہے خواہ غنی ہو یا فقیر یا مسلم ہو یا ذمی انتہی اور اگر سب للہ دیدے جائز ہے اور اگر سب رکھ چھوڑے اپنے لیے تو بھی جائز ہے اور رکھ چھوڑنا بھی جائز ہے

اوسکو یہ کہ ذخیرہ کر رکھے اپنے لیے زیادہ تین دنسے مگر یہ کہ کھلا دینا اور للہ دیدینا اسکا افضل ہی مگر جو وہ شخص عیالدار و مفلس تو اوسکے لیے افضل یہ ہے کہ للہ نہ دے اور اپنے عیال ہی کو دے کذا فی البدائع اگر واجب کرے قربانی کو ساتھہ نذر کے تو نہین جائز ہے اوسکے کرنیوالیکو کھاوے اوسمین سے آپ کچہ اور نہ یہ کہ کھلاوے غنی کو برابر ہے کہ نذر کرنیوالا غنی ہو یا فقیر ایک شخص کے نو شخص ہین عیال مین سے اور دسوان آپ ہے پس قربانی کی اوسنے دس بکریان اپنی طرفسے اور اپنے عیال کیطرفسے اور نہین نیت کی ایک بکری معین کی لیکن نیت کی دس کی اپنی طرفسے اور اونکی طرفسے جائز ہے استحسانًا اور مستحب ہے یہ کہ ذبح کری اپنے ہاتھہ سی قربانی کو اگر اچھی طرح ذبح کرسکتا ہی اسلیے کہ اولی طاعت مین یہ ہے کہ آپ متولی ہو اور اگر آپ اچھی طرح ذبح نہین کرسکتا ہے تو حکم کرے اور کو ذبح کرنیکا اور آپ کھڑا رہے سامنے اوسکے اور مستحب ہے یہ کہ مول لیکر باندہ رکھے قربانی پہلے ایام نحر کے اور پٹہ ڈالے اوسکے گلے مین اور جھول اوڑہاوے اوسکو اور ہانک کر لیجاوی ذبح کی جگہ سہولیت سے نہ سختی سے اور نہ کھینچے اوسکو ساتھہ پاؤن اوسکے طرف ذبح کی جگہ کے اور جبکہ ذبح کرے اوسکو للہ دیدے جھول و پٹہ اوسکا مسئلہ مکروہ ہے یہ کہ ذبح کرے قربانی کو کتابی اگرچہ جائز ہے ذبح کرنا کتابی کا مگر تقرب مین اوسکو شراکت کرنا چاہیے اور اگر مجوسی سے ذبح کراوی تو نہین جائز مسئلہ تصدق کردے پوست قربانی کا یا بنالیوے اوسکی کوئی چیز مانند تھیلی یا موزہ یا پوستین کے یا خریدے ساتھہ اوسکے وہ چیز کہ منتفع ہو اوس سے باوجود بقا اوسکی کے مانند چھلنی اور مانند اوسکے کے اور نہ خریدے عوض اوسکے وہ چیز کہ نہ منتفع ہو ساتھہ اوسکے مگر بعد استہلاک یعنے فنا ہوجانیکے مانند سرکہ اور دراہم اور گوشت وغیرہ کے پس اگر بیچ ڈالے گوشت یا پوست عوض چیز مستہلک کے تو تصدق کردے اوسکو اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ گوشت قربانی کا بمنزلہ جلد کے ہی بموجب صحیح روایت کے یہانتک کہ نہ بیچے اوسکو عوض اوس چیز کے کہ نہ منتفع ہوسکے ساتھہ اوسکے مگر بعد استہلاک اوسکی کے مانند گوشت اور غلہ کے اور اگر بیچے گوشت و پوست کو بدلے درہم کے للہ دینے کے لیے تو جائز ہے کذا فی التبیین ہکذا فی الہدایۃ والکافی اور نہین حلال ہے بیچنا اوسکی چربی اور سری پا اور صوف اور بال اور دودہ کا کہ دوہا ہو بعد ذبح کرنے اوسکے کی عوض اوس چیز کے کہ نہ ممکن ہو انتفاع

ساتھ اوسکے مگر ساتھ استہلاک عین اوسکے کے قسم دراہم اور دنانیر اور کھانی پینے کی چیزوںسی انتہی مسئلہ
نہ دیوی مزدوری قصاب کو قربانی مین سے مسئلہ اگر خریدی بکری قربانی کے لیے تو مکروہ ہی انتفاع اوٹھانا
اوسکے دوودہ سے اور کاٹنا اوسکے صوف کا پہلے ذبح کرنیکے انتفاع کے لیے اسواسطے کہ معین کیا ہی اوسکو قربت کے
لیے پس نہین حلال ہی اوسکو انتفاع اوٹھانا ساتھہ کسی چیز کے اجزا اوسکے سے پہلے قائم کرنے قربت کی اوسمین
جیسیکہ نہین حلال ہی اوسکو نفع اوٹھانا ساتھہ گوشت اوسکے کے جبکہ ذبح کر ڈالے اوسکو پہلے وقت اوسکی کے اور
صحیح یہ ہے کہ مفلس اور تونگر دوودہ دوہنے مین اور صوف کے کاٹنے مین برابر ہین پس اگر دوہے دوودہ اوسکا پہلے
ذبح کرنیکے یا کاٹے صوف اوسکا تو تصدق کر دے اوسکو اور نفع اوٹھاوے اوس سے اور جسوقت ذبح کری اوسکو اوسکی
وقت مین تو جائز ہے اوسکو یہ کہ دوہے دودہ اوسکا اور کاٹے صوف اوسکا اور نفع اوٹھاوے اوس سے
اسلیے کہ قربت قائم کی گئی ساتھہ ذبح کے اور انتفاع بعد قائم کرنے قربت کے مانند کھانے کے ہے اور اگر ہو
اوسکے تھنونمین دودہ اور خوف ہو تھنونکے پک جانیکا تو چھڑکے اوسپر پانی ٹھنڈا پس اگر کم ہو جاوے دودہ
تو فبہا والا دوھکر اللہ دیدے مسئلہ اگر خریدی گاے دودہ کی اور واجب کی قربانی اسکی پھر حاصل کیا مال اسکے
دودہ سے تو اللہ دے مثل اوس چیز کے کہ حاصل کیا اور تصدق کرے اوسکے گوبر کو اور اگر چارہ کھلاتا ہے
اوسکو تو جو کچھ کہ کماوے اوسکے دودہ سے یا نفع اوٹھاوے اوسکے گوبر سے پس جائز ہے اوسکو ورنہ اللہ دے کچھ
اور نہ سوار ہو قربانی کے جانور پر اور نہ لادے اوسپر کچھ پس اگر کرے یہ اور اوسمین نقصان آجاوے تو اللہ دے
بقدر نقصان کے اور نہ کرایہ کو دیوی اوسکو پس اگر کرایہ کو دیوی تو تصدق کر دی کرایہ اوسکا مسئلہ قربانی کرنیوالا
میت کیطرف سے قربانی کرنیوالا ہے اپنی طرف سے لیکن تصدق کرے اوسکی طرف سے گوشت اوسکا اور فتوی
اوسپر کہ یہ جائز ہے مسئلہ اگر ذبح کرے قربانی غیر اپنے کی بغیر امر اوسکے کے تو جائز ہے اور اگر از راہ غلطی کے
آپسمین ایک دوسرے کی قربانی ذبح کر ڈالے تو درست ہے اور ضمان یعنے تاوان نہین آتا لیکن آپسمین ایک دوسرے سے
بخشوالین اور اگر تنازع کرین دونون آپسمین تو ضمان دے ہر ایک دوسرے کو قیمت گوشت اوسکے کی اور تصدق کر دین
اوسکو مسئلہ اگر امام از راہ غلطی کے دن عرفہ کے نماز پڑھے اور قربانی کرین لوگ پھر ظاہر ہو کہ عرفہ ہی تو

اعادہ نماز و قربانی کا سب پر لازم ہے بخلاف اوسکے کہ گواہی سے ثابت ہے تو ہو اوس صورت مین اعادہ لازم نہین +
مسئلہ مستحب ہے کہ موںھہ قربانی کا قبلہ کیطرف کرے وقت ذبح کرنیکے اور چھری تیز کرلیوے پہلے لٹانے جانور کے
اور لٹا کر تیز کرنا اوسکا مکروہ ہے اور اسیطرح مکروہ ہے پاؤن کھینچکر لیجانا اوسکا ذبح کی جگہ اور سر اوسکا ذبح کر کر
جدا کرے کہ مکروہ ہے اور ذبح حلق کیطرف سے کرے اور وقت ذبح کے کاٹی جاوین چار رگین حلقوم اور مری اور
دو شہ رگ اور اگر اونمین سے تین بھی کٹ جاوینگی تو حلال ہو جائیگا پس اگر کوئی گدی کیطرف سے ذبح کرے
اور پہلے کٹنے رگون حلق کے وہ جانور مر جاوے تو حرام ہے اور اونکے کاٹنے تک نہ مرے تو حلال ہے لیکن
گدی کیطرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے مسئلہ اگر اونٹ یا گائے قربانی کی شہر مین بھاگ جاوے اور پکڑنا اوسکا
ممکن نہو تو مالک اوسکا تیر مارے بہ نیت ذبح کرنے قربانی کے جائز ہے در المختار و ملتقی و طحطاوی و عالمگیری و
عنہ ضحّی رسُولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہٖ وسمّی وکبّر
قال رأیتہ واضعًا قدمہ علی صفاحھما ویقول بسم اللہ واللہ اکبر متفق علیہ
قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دو دنبون ابلق سینگدار کے یعنے دراز تھے سینگ
یا ٹوٹے نہ تھے ذبح کیا اونکو ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بسم اللہ کہی و تکبیر کہی کہا انس نے کہ دیکھا مین نے
حضرت کو کہ رکھے ہوئے تھے قدم اپنا اوپر پہلو یا گلا اونکے کے اور کہتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر نقل کی یہ
بخاری و مسلم نے ف مستحب ہے کہ قربانی اپنی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جو کہ جانتا ہو آداب ذبح کے والا حاضر
رہے وقت ذبح کے اور ذبح کرنے والا اللہ کا نام لینا وقت ذبح کے شرط ہے ہمارے نزدیک پس اگر قصداً ترک
کرے تو وہ جانور حرام ہوتا ہے اور بھول کر اللہ کا نام نہ لے تو حلال ہے اور تکبیر کہنی مستحب ہے سبکے نزدیک اور
فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر اسمین اشارہ ہے اسپر کہ لفظ واللہ اکبر واو سمیت کہنا افضل ہے اور مکروہ ہے وقت
ذبح کے درود پڑھنا نزدیک جمہور کے سوائے امام شافعی کے کہ اونکے نزدیک سنت ہی ۲ ع وعن
عائشۃ انّ رسُول اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم امر بکبش اقرن یطأ فی سوادٍ ویبرک
فی سوادٍ وینظر فی سوادٍ فاُتی بہ لیضحّی بہ قال یا عائشۃ ھلمّی المدیۃ ثم قال اشحذیھا

يَجِيءُ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ لانے دنبہ سینگدار کے کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنی پاؤن سیاہ ہون اور بیٹھتا ہو سیاہی مین یعنے سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکھتا ہو سیاہی مین یعنی آنکھونکے گرد سیاہی ہو پس لایا گیا حضرت کے پاس ایسا دنبہ تاکہ قربانی کرین ساتھ اوسکے فرمایا ای عائشہ رض لے آ تو چھری پھر فرمایا کہ تیز کر اوسکو ساتھ پتھر کے پس تیز کی بیتے پھر لیا چھری کو اور پکڑا دنبہ کو پس لٹایا اوسکو پھر ارادہ کیا ذبح کرنے اوسکے کا پھر کہا بسم اللہ آخر تک یعنے ذبح کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی قبول کر محمد سے اور آل محمد سے اور امت محمد سے پھر قربانی کی ساتھ اوسکے نقل کی یہ مسلم نے ف تیز کرا اسکو اس سے معلوم ہوا کہ تیز چھری سے جانور کو ذبح کرے اور مکروہ ہے تیز کرنا چھری کا سامنے اوس جانور کے کہ ذبح کیا چاہتا ہو اوسکو اسلیے کہ حضرت عمر رض نے مارا ساتھ درہ کے ایک شخص کو کہ کیا اوسنے یہ اور مکروہ ہے ذبح کرنا جانور کا سامنے دوسرے جانور کے اور حضرت نے جو سطرح کہکر ذبح کیا تو مراد اس سے شریک کرنا ہے ثواب مین امت کو نہ یہ کہ قربانی سبکی طرف سے کی اسلیے کہ قربانی کرنا ایک دنبہ یا بکری کا کئی کیطرف سے درست نہین ✦ ع كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ مین نقل کی یہ بخاری نے ف ذبح کہتے ہین بکری اور مانند اوسکے کے گلا کاٹنے کو چھری یا مانند اوسکے سے اور نحر کہتے ہین نیزہ مارنے کو اونٹ کے سینہ مین اور بکری اور مانند اوسکے کو ذبح کرنا اولی ہے اور اونٹ کو نحر کرنا اولی ہے اور فضل ہے کرنا قربانی کا عیدگاہ مین ✦ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گائے سات کیطرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ سات کیطرف سے نقل کی یہ مسلم اور ابو داود نے ✦ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہ کہ نہ پاؤ تم مسنہ پس ذبح کرو جذعہ دنبہ

یا بھیڑی نقل کی یہ مسلم نے ف شرح اس حدیث کی تفصیل لکھتی ہے بیان اسکا موجب مذہب حنفی کے یہ ہے
کہ مسنہ اونٹونمین وہ ہے کہ پورے پانچ برس کا ہوکر چھٹے مین شروع ہو اور گائے بیل بھینس مین مسنہ وہ
ہے کہ دو برس کا پورا ہوکر تیسرے مین شروع ہوا ہو اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ مین وہ ہے کہ ایک برس کا پورا ہوکر
دوسرے مین شروع ہوا ہو پس ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہے قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بھیڑ کا اگر جذعہ
بھی ہو درست ہے اور جذعہ اوسکو کہتے ہین کہ چھہ مہینے سے زیادہ ہو اور برس روز سے کم اور کہا بعضون نے کہ ایسی
صورتمین درست ہے کہ فربہ ہو ایسا کہ اگر مسنون مین ملجاوے تو مشتبہ ہو دیکھنے والی پر دور سے کہ وہ مسنہ ہے اور اگر چھوٹا
اور دبلا ہو تو نہین درست اور اس حدیث کی ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر مسنہ بہم نہ پہونچے یا قیمت اوسکی
میسر نہو تو جذعہ درست ہے اور نہین تو نہین لیکن فقہا کے نزدیک محمول ہے استحباب پر یعنی مستحب یون
ہے کہ اگر مسنہ بہم پہونچے تو جذعہ نکرے اور اگر بہم نہ پہونچے تو کرے پس اگر میسر ہوتے ہوئے بھی جذعہ
کریگا تو درست ہے ح ع عن جابر قال ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین
اقرنین املحین موجوئین فلما وجههما قال انی وجهت وجهی للذی فطر السموات
والارض علی ملة ابراهیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی و
محیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذلک امرت وانا من المسلمین
اللهم منک ولک عن محمد وامته بسم الله والله اکبر ثم ذبح رواه احمد و
ابوداود وابن ماجة والدارمی روایت ہے جابر سے کہا ذبح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دن عید قربان کے دو دنبے سینگدار ابلق خصی پس جب روبقبلہ کیا اونکو کہا تحقیق مین متوجہ کرتا ہون
مونھہ اپنا واسطے اوسکے کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو درحالیکہ اوپر ملت ابراہیم کے ہون کہ وہ توحید
کرنیوالے ہین اور نہین ہین مشرکون سے تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری
اور مرنا میرا اللہ ہی کے لیے ہے کہ پروردگار عالمونکا ہے نہین کوئی شریک اسکا اور ساتھہ اسی کے حکم کیا گیا ہون مین
اور مین مسلمانون سے ہون یا الٰہی یہ قربانی تیری ہی عطا سے ہے اور تیری ہی رضا کے لیے ہے قبول کر محمد سے اور

امت اوسکی سے ذبح کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے پھر ذبح کیا نقل کی یہ احمد اور ابو داود
اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مراد خصی سے وہ ہے کہ بیضے اوسکے کوٹ کر شہوت کھو دیتے تھے یہ داخل
نقصان کے نہین بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہے اور گوشت اوسکا لذیذ ہوتا ہے اور محمد سے اور امت اونکی سے
یہ مشارکت یا تو محمول ہے ثواب پر یعنے حضرت نے ثواب قربانی اپنی کے بین امت کو بھی شریک کیا یا محمول
حقیقت پر ہے پس اس صورت مین یہ خصائص حضرت کے سے ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ ایک دنبہ حضرت نے اپنی طرف سے
کیا اور ایک امت ضعیفہ کیطرف سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے قربانی کرنی اپنے ہاتھ سے
اگر قادر ہو اگرچہ عورت ہو ع * وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا حکم کیا
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خوب دیکھین ہم قربانی کی آنکھ اور کان کو کہ اوسمین ایسا نقصان
نہو کہ بسبب اوسکے قربانی درست نہو اور یہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتھ اوس جانور کے کہ پھٹا ہو کان آگے
سے یا پیچھے سے اور نہ اوس جانور کو کہ اوسکے کان چرے ہون درمیان مین سے یا پھٹے ہون گول
نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف بیان آنکھ کے نقصان کا آگے آویگا اور کان کے
نقصان کا بیان یہ ہے کہ نہین جائز ہے نزدیک امام شافعی کے قربانی کرنی ساتھ اوس جانور کے کہ کٹا ہو
تھوڑا سا کان بھی اوسکا اور نزدیک ابی حنیفہ کے جائز ہے اگر کٹا ہو کم آدھے سے کہا طحاوی نے عمل کیا
امام شافعی نے اس حدیث پر اور چونکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا وہ خوب بات ہے اسلیے کہ حاصل ہو جاتی ہے
ساتھ اوسکے تطبیق درمیان اس حدیث کے اور حدیث قتادہ کے کہ کہا سنا مینے ابن کلیب سے کہ کہا سنا مینے
حضرت علی سے کہ فرماتے تھے منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غضباء قرن و اذن سے کہا قتادہ نے
کہ کہا مینے سعید بن مسیب سے کہ کیا ہے غضباء اذن کہا وہ کہ کٹا ہو جسکا آدھا کان یا آدھے سے زیادہ
انتہی اور حاصل مذہب حنفی کا یہ ہے کہ نہین جائز ہے قربانی کرنی ساتھ جانور کان کٹے کی سبب کٹا ہو

یا اکثر یعنے آدہے سے زیادہ اور جسکا آدہا کٹا ہو اوسمین اختلاف ہے کہ بعضونکے نزدیک جائز ہے اور بعضونکے نزدیک نہین جائز ہے اور جائز ہے مقابلہ یعنے جسکے کان آگے سے پہٹے ہوں اور اسیطرح مدابرہ یعنے جسکے کان پیچہے سے پہٹے ہون اور اسیطرح شرقا کہ جسکے کان بیچ مین سے دراز پہٹے ہون پس نہین اسطرح کے جانورونکی قربانی کرنی نہی تنزیہی ہے یعنے اولی یہ ہے کہ ایسے جانور قربانی نکرے اور یہی خرقا کی قربانی کرنے سے یعنے جسکے کانمین گول سوراخ ہو محمول ہے کثیر پر یعنے بسبب سوراخ کے آدہے سے زیادہ کان اوڑگیا ہو اوس سے منع فرمایا ہے ع وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّضَحِّیَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قربانی کرین ہم ساتھہ سینگ ٹوٹے سے اور کان کٹے سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مذہب امام ابوحنیفہ کے مین جائز ہے قربانی کرنی ساتھہ اس جانور کے کہ سینگ نہون یا ٹوٹے ہون یا خول اوتر گیا ہو اونکا پس اس حدیث مین نہی تنزیہی ہے اور بیان کان کٹے کا اوپر ہو چکا ہے ع سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا یُتَّقٰی مِنَ الضَّحَایَا فَاَشَارَ بِیَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَیِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِیْضَةُ الْبَیِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا جانور لائق قربانی کے نہین پس اشارہ کیا حضرت نے ساتھہ اونگلیون ہاتھہ اپنے کے اور فرمایا چار لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اوسکا یعنے جو کہ چل نسکے اور کانا کہ ظاہر ہو کانا پن اوسکا یعنے ایک آنکھہ سے بالکل نہ دکھائی دے آدہی سے زیادہ بینائی نہو اور بیمار کہ ظاہر ہو بیماری اوسکی یعنے جو کہ گہانس کہا نسکے اور دُبلا کہ نہو گودا ہڈیونمین نقل کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف فقہائے حنفیہ نے جن جن جانورون پر قربانی کرنی جائز اور غیر جائز لکھی ہے وہ سب معتبر کتابونسے لکھے جاتے ہین اگرچہ بعضے اوپر ذکر ہو چکے ہین تا معلوم کرنا اونکا آسان ہو جائز ہے قربانی کرنی بہینگے اور اشم اور بال کترے ہوئے اور بغیر سینگ اور سینگ ٹوٹے پر اور اگر ٹوٹ جاوین سر ہڈیونکی مانند گہٹنون اور کہنیونکے تو نہین جائز قربانی اوسپر اور

جائز ہے دیوانہ پر بشرطیکہ نہ منع کرے دیوانہ پن چھونے سے اور اگر منع کرے چھونے سے تو نہیں جائز اور جائز ہے
خصی پر بلکہ اولیٰ ہے اور جائز ہے خارشتی فربہ پر پس اگر دُبلا ہو تو نہیں جائز اور نہیں جائز اندھے پر اور کانے پر اور ایسے
دُبلے پر کہ نہ گودا ہو اوسکی ہڈیوں میں اور ایسے لنگڑے پر کہ نہ جا سکے ذبح کی جگہ تک اور مراد یہ ہے کہ نہیں جائز وہ لنگڑا
کہ چلے تین پاؤں سے اور نہ رکھے چوتھا پاؤں زمین پر اور نہیں جائز ہاتھ کٹا اور پاؤں کٹا اور اسیطرح جسکے عضو
خلقی نہ ہو اسپر بھی نہیں جائز اور نہیں جائز وہ کہ جسکے دونوں کان کٹے ہوں یا چکتی یا دم بالکل کٹی ہو اور نہ وہ
کہ جسکا ایک کان کٹا ہو اور نہ وہ کہ اوسکے ایک ہی کان ہو خلقی اور نہیں جائز وہ کہ جاتی رہے بینائی آدھی سے
زیادہ یا آدھی سے زیادہ دم یا چکتی یا کان جاتا رہے اور ان اعضا میں سے اگر آدھے نہوں تو دو روایتیں
ہیں اوسمیں اور اگر آدھے سے کم نہوں تو جائز ہے قربانی اوسپر اور بعضوں نے کہا کہ اگر تہائی سے زیادہ
یہ چیزیں نہوں تو نہیں جائز اور تہائی یا کم تہائی سے نہوں تو جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور اسیپر فتویٰ ہے
کذا فی فتاوائے قاضی خان اور بعضوں نے کہا کہ اگر تہائی نہوں تو نہیں جائز اور پہچانا جاتا ہے جاتی رہنا
قدر نصف یا تہائی بینائی کا اسطرح کہ بند کیجاوے آنکھ عیب دار بعد بھوکا رکھنے بکری کے ایکدن یا دو دن تک
پھر نزدیک کیجاوے گھانس طرف اوسکے قلیل قلیل پس جبکہ دیکھے اسکو ایک جگہ سے نشان کر دے اوس جگہ پر
پھر بند کیجاوے اوسکی آنکھ تندرست اور قریب کرے گھانس طرف بکری کے قلیل قلیل یہانتک کہ
جب دیکھے اوسکو ایک جگہ سے نشان کر دے اوس جگہ پر پھر ناپے اس مسافت کو کہ مابین علامت
پہلی اور دوسری کے ہے پس اگر ہو درمیان اون دونوں کے تہائی تو گئی ہے تہائی اور باقی رہی ہے
دو تہائی اور اگر ہو نصف تو گئی ہے نصف اور نہیں جائز وہ جانور کہ دانت نہوں اوسکے اور کفایت
کرتا ہے باقی رہنا اکثر دانتوں کا اور بعضوں نے کہا باقی رہنا اون دانتوں کا کہ گھانس کھاتا ہو اونسے
پس اگر گھانس کھاتا ہو تو جائز ہے اور نہیں تو نہیں اور یہی صحیح ہے اور نہیں جائز وہ کہ کان اوسکے
خلقی نہوں پس اگر اوسکے کان چھوٹے ہوں خلقی تو جائز ہے اور نہیں جائز وہ کہ کٹے ہوں سر اوسکے
تھنوں کے یا خشک ہو گئے ہوں تھن اوسکے یا ایسا بیمار کہ گھانس نہ کھا سکے اور نہ وہ کہ ناک کٹا ہو اور نہ وہ

کہ چلتی اوسکی خلقی نہو اور نہ ساتھہ خنثی کے اسلیے کہ گوشت اوسکا گلتا نہین اور نہ وہ نجاست خور کہ سوا نجاست کے اور کچہ
نہ کھاتا ہو اور نہ وہ کہ علاج کی گئی یہانتک کہ منقطع ہوگیا ہو دودہ اوسکا اور اگر خریدا جانور صحیح سالم پھر عیب دار ہوگیا
ساتھہ ایسے عیب کے کہ قربانی اوس سے درست نہین پس اوسپر قایم کرنا غیر اوسکے کا ہے جگہ اوسکی اگر غنی ہو اور اگر فقیر ہو
تو کفایت کرتا ہے اوسکو یہ اور اگر فقیر نے واجب کی ہوگی قربانی اپنے پر تو نہین جائز ہوگی عیب دار اور اسیطرح
اگر عیب دار ہو وقت خریدنے کے بسبب نہ واجب ہونے قربانی کے اوسپر بخلاف غنی کے کہ اوسپر واجب ہے
اور مقابلہ وغیرہ کا بیان اوپر ہو چکا اور جائز ہے قربانی کرنی ساتھہ ذکر کئے ہوئے کے کہ عاجز ہو
جماع سے اور ساتھہ اوسکے کہ کھانسی ہو اوسکو اور ساتھہ اوسکے کہ بچہ نہوتا ہو اوسکے بسبب بڑی عمر کے
اور ساتھہ داغے ہوئے کے اور ساتھہ ایسی کے کہ نہ اوترتا ہو دودہ اوسکے بغیر علت کے اور ساتھہ
اوسکے کہ بچہ رکھتی ہو اور ساتھہ اوسکے کہ چھوٹی ہو چلتی اوسکی مشابہ دم کے اور کہا عمر بن حافظ نے
کہ اگر کٹی ہو زبان زیادہ تہائی سے تو نہین جائز قربانی اوسپر اور تاتارخانیہ مین لکھا ہے کہ اگر زبان کٹی
ہوئی ایسی ہو کہ گھانس کھانے مین خلل نہین آتا تو درست ہے والا نہین درست اور جس بکری یا دنبہ کی
زبان نہو اوسپر قربانی جائز ہے اور گائے کی نہو تو نہین جائز اور دنبی اور بکری کی اگر نہو ایک تھن
خلقی یا جاتا رہا ہو بسبب کسی آفت کے تو نہین جائز اور گائے اور اونٹنی کے اگر ایک تھن جاتا رہا ہو تو
جائز ہے اور دونون تھن جاتے رہے ہون تو نہین جائز اور بکری کے اگر ایک تھن مین سے دودہ جاتا رہا
ہو تو نہین جائز اوسپر قربانی اور اونٹنی اور گائے کے دو تھنونمین سے جاتا رہا ہو تو نہین جائز اسلیے کہ
اونٹنی اور گائے کے چار تھن ہوتے ہین اور بعضے مشائخ رحمہ اللہ نے قاعدہ کلیہ اسکا یہ لکھا ہے
کہ جو عیب ناقص کرے منفعت کامل کو یا جمال کامل کو تو وہ مانع ہے قربانی سے اور جو عیب
کہ ایسا نہو نہین مانع قربانی سے کذا فی الملتقی والدر وشرحہ للطحطاوی والفتاوی الہندیۃ
والمغنی مسئلہ اگر لایا جانور ذبح کرنے کے لیے پس تڑپا وہ ذبح کی جگہ مین اور ٹوٹ گیا پاؤن
اوسکا پھر ذبح کیا اوسکو اوس جگہ کفایت کریگی وہ اوسکو اور اسیطرح اگر چھوٹ جاوے گائے اوس سے

اور آنکھ زخمی ہو کر جاتی رہے وہ بھی جائز ہے استحساناً اور منقول ہے ابو یوسف سے کہ اگر ہاتھ پاون باندھے قربانی کے ذبح کرنے کے لیے اور ٹوٹ گیا اوسکا کوئی عضو یا کانی ہو گئی پس ذبح کیا اوسکو اوسی دن یا اوسکے دوسرے دن تو وہ کفایت کر جاویگی اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ٹھہرے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین دس برس قربانی کرتے تھے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ہر سال و ہمیشہ کرنا قربانی کا دلیل ہے اوسکے واجب ہونے پر ع قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَفْرِھُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا مَطَایَاکُمْ عَلَی الصِّرَاطِ رَوَاہُ الْفِرْدَوْسُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قوی کرو تم اپنی قربانیوں کو یعنے ساتھ دینے خوراک کے اچھی طرح اسلیے کہ وہ سواریان تمھاری ہونگی پل صراط پر نقل کی یہ فردوس نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ سَعَۃٌ وَّلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْحَاکِمُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو ہو فراغت اور وہ قربانی نکرے تو نہ نزدیک ہو ہماری عیدگاہ کے نقل کی یہ ابن ماجہ اور حاکم نے **ف** غنی مذکور پر قربانی کرنی واجب ہے پس اوسکے حق مین یہ غصہ فرمایا کہ جو ایسا ہو کر قربانی نکرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے پاس بھی نہ پھٹکے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ الضَّحَایَا اَغْلَاھَا وَاَسْمَنُھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قربانیوں مین بہتر وہ قربانی ہے کہ بہت گران قیمت ہو اور بہت فربہ ہو نقل کی یہ احمد اور حاکم نے وَعَنْ اَبِی الْاَسَدِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ کُنْتُ سَابِعَ سَبْعَۃٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَمَرَنَا نَجْمَعُ لِکُلِّ رَجُلٍ مِنَّا دِرْھَمًا فَاشْتَرَیْنَا اُضْحِیَّۃً بِسَبْعَۃِ دَرَاھِمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ غَلَبْنَا بِھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ الضَّحَایَا اَغْلَاھَا وَاَسْمَنُھَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَجُلٌ بِرِجْلٍ وَرَجُلٌ بِرِجْلٍ وَرَجُلٌ بِیَدٍ وَرَجُلٌ بِیَدٍ وَرَجُلٌ بِقَرْنٍ وَرَجُلٌ بِقَرْنٍ وَذَبَحَھَا السَّابِعَۃُ وَکَبَّرْنَا جَمِیْعًا رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی اسد سلمی سے کہ نقل کیا اپنے باپ سے اور اوسنے نقل کی ابی اسد اپنے دادا سے کہ کہا تھا مین ساتوان سات شخصونکا ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا پس حکم کیا حضرت نے ہمکو پس جمع کی واسطے ہر آدمی کے ہم مین سے ایک ایک درہم پھر خریدی ہمنے قربانی سات درہم کی پس کہا ہمنے یا رسول اللہ البتہ تحقیق غالب آئے یہ ہمپر یعنے ازبسکہ فربہ اور زبردست ہے ہمسے تھم نہین سکتی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہتر قربانیونمین وہ ہے کہ گران قیمت ہو اور فربہ ہو پھر حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پکڑا ایک شخص نے ایک پاؤن اسکا اور ایک شخص نے دوسرا پاون اور ایک شخص نے ایک ہاتھہ اور ایک شخص نے دوسرا ہاتھہ اور ایک شخص نے ایک سینگ اور ایک شخص نے دوسرا سینگ اور ذبح کیا اوسکو ساتوین نے اور تکبیر کہی ہم سب نے نقل کی یہ احمد نے **ف** اس سے یہ معلوم ہوا کہ جو ذبح کرے قربانی کو اور جے شخص قربانی کے ہاتھہ پاؤن وغیرہ پکڑے ہوئے سب تکبیر کہین اور اپنے استاد مکرم حضرت مولانا اسحق صاحب سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے ضرور ہے قربانی کے گلے یا ہاتھہ پاؤن وغیرہ پکڑنے والے کو کہ وہ بھی بسم اللہ کہے اگر نہ کہے تو وہ جانور حرام ہوتا ہے

باب ذِکْرِ صَلٰوۃِ الْعِیْدَیْنِ وَتَکْبِیْرَاتِ التَّشْرِیْقِ

باب ہے بیچ ذکر نماز عیدین کے اور تکبیرات تشریق کے **ف** عید مشتق ہے عود سے بمعنی پھرنے کے یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ آتی ہے ہر برس مین اور بعضون نے کہا عید اسکا نام اسلیے ہوا کہ اللہ تعالی عود کرتا ہے یعنے متوجہ ہوتا ہے بندون پر ساتھہ مغفرت و رحمت کے چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہے لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن امن من الوعید لیس العید لمن تجمر بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینۃ الدنیا انما العید لمن تزود بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید لمن ترک الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاوز الصراط یعنے نہین عید اوسکے لیے کہ پہنے نئے

کپڑے عید اوسکے لیے ہے کہ امن مین ہو وعید سے یعنے برے کامون سے باز رہے تا لائق رحمت و مغفرت
اللہ تعالی کے ہو اور امن مین ہو عذاب اوسکے سے اور نہین عید اوسکے لیے کہ خوشبو کرے ساتھہ عود کے
عید ہے اوسی توبہ کرنیوالے کے لیے کہ پھر گناہ نکرے نہین عید اوسکے لیے کہ زینت کری ساتھہ زینت
دنیا کے عید اوسی کے لیے ہے کہ تیار کرے توشہ تقوی کا نہین عید ہے اوسکے لیے کہ سوار ہو سواریون پر
عید اوسی کے لیے ہے کہ چھوڑے گناہ نہین عید اوسکے لیے کہ بچھاوے فرش عید اوسکے لیے ہے
کہ گذر جاوے پل صراط سے مسئلہ واسطے ہلال رمضان کے گواہی ایک شخص عادل کی اگرچہ بندہ
یا عورت ہو مقبول ہے شرعاً اور واسطے عید الفطر اور عید الضحی کے دو مرد عادل و یا ایک مرد اور
دو عورت کی معتبر ہے بشرطیکہ ابر و غبار ہو اور بیچ حالت نہونے ابر و غبار کے گواہی چاہیے جماعت
عظیم کی کہ اونکی خبر سے علم غالب ظن کا حاصل ہو جاوے موافق ظاہر روایت کے اور اس صورت مین
بھی غیر ظاہر روایت سے گواہی دو مردون عادل کی یا ایک مرد دو عورتونکی مقبول ہوگی اور باشندہ شہر سے
اگر ایک مرد نیکبخت خبر دیکھنے ہلال کی دے تو بموجب ایک روایت کے یہ بھی مقبول ہوگی کذا فی الدر المختار
والبحر الرائق مسئلہ نماز عید کی نزدیک امام شافعیؒ اور تمام علما کے سنت موکدہ ہے اور نزدیک امام
ابوحنیفہؒ کے واجب ہے مسئلہ عیدین کی نماز یون ہے کہ دو رکعتین پڑہے اول تکبیر تحریمہ کہے
پھر سبحانک اللھم آخر تک پڑہے پھر تین تکبیرین کہے ہر بار ہاتھہ کانون تک اوٹھاوے اور بابین
تکبیرونکے ہاتھہ چھوڑے رکھے بقدر تین تسبیح کے پھر ہاتھہ باندہ کر اعوذ اور بسم اللہ چپکے سے پڑہ کر
سورۂ فاتحہ اور ایک سورہ اور ساتھہ اوسکے پڑہے پکار کر اور مستحب یہ ہے کہ عیدین مین اور جمعہ مین
سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک پڑہے پھر رکوع و سجود کرے اور جب دوسری رکعت شروع
کرے تو ابتدا ساتھہ قراۃ کے کرے پھر تین تکبیرین بطور سابق کہے اور تیسری تکبیر کہکر بھی ہاتھہ
نہ باندہے اسلیے کہ قاعدۂ کلیہ اسمین یہ لکھا ہے کہ جس تکبیر کے بعد قراۃ قرآن یا دعا ہو تو اوسکے بعد ہاتھہ باندہے
والا لٹکے رکھے یہ قاعدہ ہدایہ اور مفتاح الصلوۃ مین لکھا ہے پھر چوتھی تکبیر کہکر رکوع مین جاوے یہ چھوٹن

تکبیرین اور ساتوین تکبیر دوسری رکعت کی رکوع کی واجب ہین اور بعد نماز کے دو خطبے پڑھے کہ پڑھنا
خطبونکا سنت ہے اور بدون خطبے کے نماز جائز ہے اور اگر پہلے نماز کے خطبہ پڑھے تو جائز ہے لیکن
مکروہ اور نہ اعادہ کیا جاوے خطبہ بعد نماز کے اور جب چڑھے امام منبر پر تو بیٹھے نہین اور جب تکبیر
کہے امام خطبہ مین تو تکبیر کہین لوگ بھی ساتھ اوسکے اور عید کے خطبہ مین تعلیم کرے لوگونکو احکام فطرہ
کے اور عید الضحی مین تعلیم کرے احکام قربانی کے اور تکبیرات تشریق کے ** مسئلہ واجب ہے
کہ عرفہ کی فجر سے تا عصر تیرھوین کے تکبیر کہے ایکبار ہر فرض پڑھنے والا بعد پڑھنے فرض کے اور
تکبیر یون کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور تکبیر متصل
نماز کے کہے بغیر اوس فصل کے کہ مانع ہو بنا سے مانند کھانے اور پینے کے اور قہقہہ اور حدث
عمدًا کے اور کلام کرنے کے عمدًا ہو یا سہوًا اور مانند نکلنے کے مسجد سے یا تجاوز کرنے کے
صفون سے جنگل مین پس یہ چیزین مانع ہین بنا کی اگر نماز کے بعد یہ چیزین کرے تو پھر تکبیر نکہے اور
اگر پھرا مونھہ اپنا قبلہ سے اور نہین نکلا مسجد سے یا نہین تجاوز کیا صفون سے جنگل مین یا آپ سے
آجاوے اوسکو حدث تو تکبیر کہہ لے اسلیے کہ یہ چیزین مانع بنا کی نہین اور اگر آپ سے آگیا
حدث تو اختیار رکھتا ہے چاہے وضو کر کر تکبیر کہے اور چاہے بغیر طہارت کے کہے اور
کہا امام سرخسی نے کہ صحیح تر نزدیک میرے یہ ہے کہ تکبیر کہے اور نکلے نہین مسجد سے وضو کیلیے
اور فتاوی عالمگیری مین بھی اسی روایت کو صحیح تر کہا ہے اور مخالف ہے اوسکے روایت ملیعی
کی کہ اگر حدث آپ سے آجاوے پہلے تکبیر کہنے کے تو وضو کرے اور تکبیر کہے بموجب صحیح روایت کے
** مسئلہ نہ تکبیر کہے بعد وتر کے اور بعد نماز عید کے ** مسئلہ جو کوئی بھول جاوے نماز ایام تشریق مین پھر
یاد آجاوے اوسکو وہ اسی سال کے ایام تشریق مین تو قضا کرے اوسکی اور تکبیر کہے بعد اوسکے اور جبکہ فوت
ہوئی ہو نماز ان دنونکی پہلے کی اور قضا کرے اوسکو ایام تشریق مین تو نہ تکبیر کہے اور اسیطرح اگر فوت ہوئی نماز ایام
تشریق مین اور قضا کی اوسکی غیر ایام تشریق مین یا قضا کی اوسکی بیچ ایام تشریق سال آیندہ کی تو نہ تکبیر کہے

بعد اسکے مسئلہ عورت چپکے سے کہے تکبیر مسئلہ واجب ہے تکبیر کہنی مسبوق پر بھی کہ تکبیر کہے بعد ادا کر چکنے
باقی نماز کے مسئلہ اگر ترک کرے امام تکبیر کو تو تکبیر کہہ لے مقتدی اور انتظار کرے مقتدی امام کا یہانتک
کہ کرے امام کوئی ایسی چیز کہ قطع کرے تکبیر کو اور قاطع تکبیر کی وہ چیزین ہین کہ مانع ہین بنا کی جیسے کہ اوپر
ذکر کی گئین مسئلہ مقدم کیجاوے نماز عید کی اوپر نماز جنازہ کے جبکہ جمع ہون دونون اوپر مقدم
کیجاوے نماز جنازہ کی خطبہ پر اور سنت مغرب وغیرہا پر اور مقدم کیجاوے نماز عید کی نماز کسوف پر لیکن
بحر مین حلبی سے نقل کیا ہے کہ فتوی اوپر تاخیر جنازہ کے ہے سنت سے اور اشباہ مین
بیچ آخر احکام دین کے لکھا ہے کہ لائق ہے تقدیم جنازہ کی اور کسوف کی حتی کہ فرض پر بھی
جبتک کہ نہ تنگ ہو وقت فرض کا فتامل کذا فی الدر مسئلہ نماز عید کی عیدگاہ مین پڑھنی سنت ہے
مسئلہ مستحب ہے روز عید کے کہ صبح کو سویرے جاگے اور صبح کی نماز مسجد محلہ کے مین پڑہے اور سویرے
عیدگاہ مین نماز کے لیے جاوے اور مسواک کرے اور نہاوے اور خوشبو لگاوے بغیر رنگ کے
اور اچھے کپڑے پہنے نئے ہون یا دہوئے اور عید الفطر مین کھجورین یا اور کچھ میٹھی چیز طاق یعنی
ایک یا تین یا پانچ وغیر ذلک کہا کر اور فطرہ ادا کر کر جاوے اور اگر نہ کہاوے پہلے نماز کے
تو گنہگار نہین ہوتا اور اگر نہ کہاوے بعد نماز کے عشا تک تو عتاب کیا جاتا ہے وسیر اور عید الضحی کو
نہ کہاوے اگرچہ قربانی نکرے اور مستحب یہ ہے کہ اول گوشت قربانی کا کہاوے اور راہ مین تکبیر
مذکورہ کہتا جاوے عید الفطر کے دن آہستہ آہستہ اور عید الضحی کے دن پکار کر اور جب عیدگاہ مین
پہونچے تو موقوف کرے تکبیر بحسب ایک روایت کے اور بعضون نے کہا کہ عیدگاہ مین بھی تکبیر کہے جبتک کہ
نہ شروع کرے امام نماز اور بعد نماز عید کے بھی اگر تکبیر کہے تو کچھ مضائقہ نہین اور جاوے اور راہ سے اور آوے اور راہ سے
اور پیادہ پا جاوے عیدگاہ اور آتے ہوئے اختیار ہے چاہے سوار آوے چاہے پیادہ اور سوار ہو کر جانا
جمعہ و عیدین مین مضائقہ نہین لیکن پیادہ جانا افضل ہے اوسکے حق مین کہ قدرت رکھتا ہو اسکی
اور بہت نیچے رکھے اور چاپ سید پہنے اتمھین اور اظہار خوشی کرے جاتے آتے مین اور دعا کیا کرے کہ آپس مین

ساتھ اس لفظ کے تقبل اللہ منا و منکم یعنے قبول کرے اللہ ہمسے اور تمسے نماز وغیرہ اور لائق ہے یہ کہ نکلین لوگ
طرف عیدگاہ کے ساتھ سہولت و وقار کے نیچی نظر کیے ہوئے اوس چیز سے کہ نہین لائق ہے دیکھنا اوسکا اور
مسواک کرنی جو مستحب کہی یہ مسواک وضو کی ہے یا غیر اوسکے کتاب اختیارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد مسواک
کرنی وضو کی ہے اور سید احمد نے کہا کہ ظاہر عبارات فقہا سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسواک کرنی غیر مسواک وضو کے
ہے مسئلہ نفل نہ پڑہے پہلے نماز عید کے مطلق یعنے نہ عیدگاہ اور نہ گھر مین کوئی نفل خواہ تحیۃ المسجد ہو خواہ اشراق
خواہ چاشت خواہ تحیۃ الوضو خواہ صلوۃ الاستخارہ خواہ صلوۃ التسبیح خواہ صلوۃ الحاجت وغیر ذلک امام ہو
پڑہنے والا یا اور کوئی برابر ہے کہ ارادہ کرتا ہو عید کی نماز پڑھنے کا یا نکرتا ہو چنانچہ اسی لیے خلاصہ مین
لکھا ہے کہ عورتین اگر ارادہ کرین چاشت کے پڑھنے کا دن عید کے تو پڑھین بعد نماز پڑھنے امام کے عیدگاہ مین
اور بعد نماز کے عیدگاہ مین نہ پڑہے اور اگر گھر مین پڑہے تو جائز ہے بلکہ کتاب زاد مین لکھا ہے کہ مستحب ہے
یہ کہ پڑہے چار رکعت گھر مین آنکر اور اگر قضا پڑہے نماز فجر کی پہلے نماز عید کے تو مضائقہ نہین اسیطرح جائز ہے
قضا اگلی نمازونکی پہلے عید کے لیکن قضا بعد عید کے پڑھنی واجب ہے اولی ہے مسئلہ وقت نماز عید کا شروع
ہوتا ہے جبکہ آفتاب بلند ہو بقدر ایک نیزہ کے اور رہتا ہے دوپہر ڈہلنے کے پہلے تک پس اگر دوپہر ڈہل گئی
حالت نماز مین تو فاسد ہو جائیگی نماز مسئلہ امام پہلی رکعت کی تکبیرین کہہ چکا اور قیام مین تھا کہ کوئی آنکر
ملا نماز مین تو تکبیرین کہے فی الحال اور اگر یہ ہنوز تکبیر نہ کہنے پایا تھا کہ امام رکوع مین چلا گیا تو تکبیر
قیام مین نہ کہے بلکہ رکوع کرے اور تکبیر کہے رکوع مین کذا فی الدر اور بحر شرح ملتقی مین یون لکھا ہے کہ اگر
پایا امام کو رکوع مین اور ڈرتا ہے کہ اگر مشغول ہونگا تکبیرین تو امام سر اوٹھا لیگا رکوع کرے اور تکبیرے رکوع
مین اگر فوت ہو مقتدی کو اول نماز تو تکبیر کہے فی الحال پس اگر رکوع کرے امام پہلے تکبیر کہنے اوسکے
تو تکبیر کہے رکوع مین انتہی اور شیخ عابد رحمۃ اللہ علیہ نے طوالع الانوار شرح در المختار کے بیچ بیچ المختار کی
روایت کو مرجح کہا ہے اور بحر کی روایت کو صحیح آہ ملتقط وایضا بحر کے نہر سے بھی نقل
کی ہے مسئلہ اگر پایا اسنے امام کو قومہ مین تو نہ تکبیرین کہے اوسمین اسلیے کہ ادا کریگا پہلی رکعت

مع تکبیرون کے مسئلہ جبکہ پاوے امام کو نماز عیدین مین بعد تشہد پڑھنے امام کے پہلے سلام پھیرنے اوسکے
یا بعد سلام پھیرنے کے پہلے سجدہ سہو کرنے کے یا بعد سجدہ سہو کرنے کے اس حال مین کہ سلام نہین پھیرا تو
امام نے یعنے آخر کا تو اوٹھے بعد سلام پھیرنے امام کے اور ادا کرے نماز عید یعنے جیسے کہ مسبوق اور نمازون مین ادا کرتا ہے
مسئلہ اگر رکوع کرے امام پہلے تکبیر کہنے کے تو امام تکبیر کہے رکوع مین اور نہ عود کرے طرف قیام کے تکبیر کہنے کے
لیے ظاہر الروایت مین کذا فی الدر اور طوالع الانوار مین لکھا ہے کہ یہ مخالف ہے اسکے کہ ذکر کیا شیخ زین نے
شرح منار مین نقل کرنے کرشف سے کہ اگر امام نے سہو کیا تکبیرات سے اور رکوع کیا پھر تکبیر یاد آئی تو نہ کہے تکبیرین
رکوع مین بلکہ عود کرے طرف قیام کے اتفاقا مسئلہ جبکہ بھول جاوے تکبیرات عید کی یہانتک کہ قرات پڑھی تو کہے تکبیر
کہے بعد قرات کے یا رکوع مین جبتک کہ نہ اوٹھاوے سر اپنا مسئلہ واجب ہے رعایت لفظ تکبیر کی بیچ افتتاح
نماز عید کے یہانتک کہ واجب ہوگا سجدہ سہو کا جبکہ کہے اللہ اجل یا اللہ اعظم اور اور نمازون مین یہ حکم نہین
مسئلہ اگر ایک رکعت پڑھ چکا ہے امام اور مقتدی آنکر ملا دوسری رکعت مین تو جب رکعت پڑھنے کو کھڑا ہو
بعد سلام پھیرنے امام کے تو بعد قرات کے تکبیرین کہے تاکہ پے در پے نہون تکبیرین مسئلہ امام نے نماز
پڑہائی لوگونکو عید الفطر کی بغیر وضو کے پھر معلوم کیا یہ پہلے زوال کے تو اعادہ کرین نماز کا اور اگر معلوم کرین بعد زوال کے
تو نکلے دوسرے دن اور نماز پڑھے پس اگر نہ معلوم ہوا یہانتک کہ ڈہل گیا آفتاب دوسرے دن کا تو پھر نہ نکلے اور اگر ہو
یہ ماجرا عید الضحی مین پس جاننا بعد زوال کے اور لوگون نے قربانی کرلی تو جائز ہوئی قربانی اور نکلے دوسرے
دن اور نماز پڑھے اور اسیطرح اگر جانے دوسرے دن تو نماز پڑھے ساتھ لوگونکے جبتک کہ نہ ڈھلے آفتاب پس
اگر ڈھل گیا آفتاب تو نکلے تیسری دن اور نماز پڑھے جبتک ڈھلے آفتاب پس اگر جانا بعد ڈھلنے آفتاب تیسرے
دنکے تو نماز نہ پڑھی بعد اوسکے پس اگر جانے دن عید ضحی کے پہلی زوال کی تو ندا کرے لوگونمین واسطے نماز کی اور جائز
ہوگی قربانی اسکی کہ قربانی کی پہلی جاننے کے اور جسنے قربانی کی بعد جاننیکے تو نہین جائز ہوگی قربانی اوسکی یہانتک کہ
ڈھلے آفتاب یعنی بعد جاننے کے اگر پیچھے ڈھلنے آفتاب کے کریگا تو جائز ہوگی ورنہ نہین مسئلہ تاخیر کیجاوے نماز عید الفطر
بسبب عذر بارش وغیرہ کی دوسرے دنکی زوال تک اور دوسرے دن قضا ہوگی نہ ادا اور بغیر عذر کے دوسرے دن

جائز نہین آور اگر امام پڑھ لے نماز عید کے ساتھ جماعت کے آور فوت ہو جاوے بعض لوگونسے تو نہ ادا کرین او نکو
وہ لوگ کہ جنکی فوت ہو گئی ہے خواہ جاتا رہا وقت یا نہ جاتا رہا ہو آور نماز عید اضحی کی تاخیر جائز ہے تیسرے دون
نحر کے تک بلا عذر ساتھ کراہیت کے آور بسبب عذر کے بدون کراہیت کے مسئلہ نہین ہے کچھ حقیقت
تعریف کی اور تعریف یہ ہے کہ جمع ہون لوگ دن عرفہ کے کسی جگہ واسطے مشابہت وقوف کرنیوالون
عرفات کے کا ع ح وملتقی و در المختار و طوالع الانوار شرح در المختار و عالمگیری **فصل صدقہ فطر کا**
واجب ہے اوپر آزاد مسلمان غنی کے وہ غنی کہ ذکر کیا گیا بیان قربانی مین اگرچہ چھوٹا ہو یا مجنون ہو
یہانتک کہ اگر نہ نکالین گے ولی ان دونونکے تو واجب ہوگا ادا کرنا بعد بالغ ہونیکے آور ہوشیار ہونیکے
جنون سے پھر اپنی طرف سے بھی دینا واجب ہے اگرچہ روزہ نرکھے بسبب کسی عذر کے آور اپنی چھوٹی اولاد
کیطرف سے بھی وہ اولاد کہ فقیر ہون اگر غنی ہونگے تو واجب ہوگا اونکے مال مین سے آور اولاد مین کوئی
بڑا دیوانہ فقیر ہوگا تو اوسکا بھی اسی پر ہوگا آور باپ اگر فقیر مجنون ہوگا تو اوسکا صدقہ فطر کا اوسکی بیٹے پر
واجب ہوگا کذا فی الاختیار آور اور قرابتی اگرچہ اوسکی پرورش مین ہون یا چھوٹی ہون اونکا صدقہ فطر کا اوپر
واجب نہین آور اگر فقیر چھوٹے لڑکیکا کسی سے نکاح کر کر سپرد اوسکے کردیا پھر آیا دن فطر کا تو نہین واجب کسی پر
اوسکا صدقہ فطر کا یعنی نہ اوسپر آور نہ اوسکے باپ پر آور نہ اوسکی خاوند پر آور دادا مانند باپ کے ہے وقت ہونے
باپکے یا محتاج ہونے اوسکے کما اختارہ فی الاختیار آور فتاوی قاضیخان مین ہے کہ نہین ہے دادا پر
یہ کہ ادا کرے صدقہ فطر کا اپنے بیٹے مفلس کی اولاد کیطرف سے جبکہ ہو باپ زندہ آور ایسی جگہ ہو یا پا مردہ ہو
ظاہر الروایت کے آور اپنے غلام لونڈی کیطرف سے بھی دینا فطرہ کا واجب ہے اگرچہ وہ کافر ہون لیکن وہ غلام
لونڈی کہ خدمت کے لیے ہون آور تجارت کے لیے ہونگے تو اونکی طرف سے نہین واجب آور نہین واجب
اپنی بی بی کی طرف سے آور نہ بڑی اولاد عاقل کی طرف سے اگرچہ اوسکی پرورش مین ہون
آور اگر ادا کرے بیوی آور بڑی اولاد عاقل کی طرف سے بغیر اونکے اذن کے تو جائز ہے اگر ہون اوسکی
پرورش مین آور اگر اوسکی پرورش مین نہون تو جیسے کہ بیوی ناشزہ یعنے نافرمان اور ناموافق ہو خاوند سے

یا چہوٹی ہو کہ خاوند اوسکے گہر نہ بہیجی گئی ہو یا بڑی اولاد مین سے اوسکی پرورش مین نہون تو نہین جایز اونکی
طرف سے ادا کرنا بدون اذن اونکے کے اور بیوی اگر خاوند کی طرف سے دے تو بغیر اذن اوسکے جائز نہین
سراج الوہاج مین ہے کہ جبکہ ہو واسطے فرزند صغیر کے یا مجنون کے مال تو باپ یا وصی اوسکا یا دادا اونکا یا دادا اونکے
یا وصی دادا کا نکالے صدقہ فطر کا اون دونونکی طرف سے اور اونکے لونڈی غلام کیطرف سے اونکے
مال مین سے مسئلہ مقدار صدقہ فطر کی یہ ہے کہ اگر گیہون دے یا آٹا اوسکا یا ستو اوسکے یا کشمش تو آدہا
صاع دے اور اگر کہجور دے یا جو تو ایک صاع دے اور جو چیز کہ منصوص نہین یعنے شارح نے صریح ذکر اوسکا نہین
کیا ہے صدقۃ الفطر مین مانند چانول اور چنے اور مسور اور روٹی اور مانند اوسکے تو اعتبار انمین قیمت کا ہے
یعنے اگر مثلاً مسور دے تو پونے دو سیر گیہون کی قیمت کے دے اور صاع معتبر شرع مین بیچ باب صدقۃ الفطر
وغیرہ کے ایک پیمانہ ہے کہ جسمین ایک ہزار و چالیس درہم بہر ماش یا مسور سماوین اور ایک ہزار
و چالیس درہم دو سو تہتر تولے بہر کے ہوتے ہین پس یہان کے حساب سے تین سیر اور ڈیڑہ پاؤ
اور تین تولے ہوے اور آدہا صاع قریب پونے دو سیر کے ہوا اور ماش اور گیہون جو آپسمین وزن کیے
گئے تو قریب باہم ہین کچہ تہوڑا ہی سا فرق ہے مسئلہ اگر ادا کیا چوتہائی صاع گیہون جید یعنے
قسم اول مین سے کہ پہونچی ہو قیمت اوسکی آدہے صاع گیہون غیر جید مین سے یا آدہا صاع غیر جید کا
دیا بجاے ایک صاع جو غیر جید کی تو نہین جائز ہوگا کل سے اور اوسپر لازم ہوگی تکمیل باقی کی اور اسیطرح نہین
جائز ہے چوتہائی صاع گیہون مین سے بدلے ایک صاع جو کے پس اگر ادا کیا آدہا صاع جو مین سے اور
آدہا صاع کہجور مین سے یا آدہا صاع کہجور مین سے اور ایک سیر گیہون مین یا آدہا صاع جو اور چوتہائی
صاع گیہون تو جائز ہے ہمارے نزدیک کذا فی البحر الرائق مسئلہ دینا قیمت فطرہ کا یعنی
پیسون وغیرہ کا افضل ہے دینے مین لیے غلہ کے سے تجنیس میں فتوی بہ ہے کے واسطے حاجت روائی کو
طرح بطرح سے کے اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہے کہ دینا آٹے کا افضل ہے دینے گیہون
سے اور دینا درہمونکا اولی ہے دینے آٹے سے واسطے دفع حاجت کی انتہی اور یہ دینا

[illegible] صاع نصف صاع گیہون یعنی [illegible] روپیہ [illegible] ایک

قیمت کا افضل ہے ارزانی مین اور گرانی مین دینا عین کا افضل ہے اور بعضون نے کہا کہ دینا عین کا بہر حال افضل ہے اور بحر مین لکھا ہے کہ اختیار کیا ہے دینا عین کا خانیہ مین بیچ اس صورت کے کہ ہون ایسے مکان مین کہ خریدے ہون اشیا ساتھہ عین یعنے گیہون وغیرہ کے مسئلہ واجب ہوتا ہے صدقہ فطر کا ساتھہ طلوع ہونے فجر فطر کے پس جو کوئی مرجاوے پہلے فجر کے یا پیدا ہو یا اسلام لاوے بعد اوسکے تو نہین واجب ہوتا صدقہ اوسپر بسبب مفقود ہونے شرط وجوب کے پس وہ مانند تمام ہونے سال کے ہے بہ نسبت نصاب زکوۃ کے اور اختلاف کیا ہے ہمین امام شافعیؒ نے کہ اونکے نزدیک واجب ہوتا ہے صدقہ ساتھہ غروب ہونے آفتاب آخر روز رمضان کے پس نہین واجب ہوتا انکے نزدیک اوسپر کہ پیدا ہو یا مسلمان ہو فطر کی رات مین اور واجب ہوتا ہی اوسپر کہ مرے اوسمین اور ہماری نزدیک نہین واجب ہوتا اوسپر کہ مرے راتکو اسلیے کہ وقت وجوب کا ہمارے نزدیک طلوع فجر ہے اور وہ پایا گیا اس حال مین کہ وہ اہل صدقہ کا نہ تھا پس نہین واجب ہوگا اوسپر بخلاف اوسکے کہ مرے بعد طلوع ہونے فجر کے تو اوسپر واجب ہوگا اسلیے کہ پایا اوسنے وقت وجوب کا اس حال مین کہ وہ اہل صدقہ کا تھا اور رات کے پیدا ہونیوالے پر اور مسلمان ہونیوالے پر واجب ہوگا بسبب موجود اہلیت کے بیچ وقت وجوب کے مسئلہ مستحب ہے نکالنا صدقہ فطر کا پہلے نکلنے کے طرف عیدگاہ کے بعد فجر فطر کے اور بعد فجر کی قید سے احتراز ہے اس سے کہ دیوے پہلے نکلنے کے رات کو پس یہ مخالف ہوگا استحباب کے اور صحیح ہے دینا فطرہ کا پہلے روز فطر کے اور بعد اوسکے اگرچہ کتنے ہی دنون پہلے یا پیچھے دے اور پیچھے فطر کے دیگا تو ادا ہی واقع ہوگا نہ قضا اسلیے کہ آخر عمر تک وقت اوسکا ہے پس تاخیر سے گنہگار نہین ہونیکا بسبب اسکے کہ امر ساتھہ ادا کرنے اوسکے مطلق ہے مانند زکوۃ کے اور اگر مرجاویگا اور وارث اوسکے ادا کرینگے تو جائز ہوگا اور بعضون نے کہا کہ دن فطر ہی کا معین ہے اسکے لیے پس بعد اوسکے ہوگا قضا نہ ادا اور کمال نے قول اخیر کو اختیار کیا ہے اور اکثرون نے اول کو صحیح اور صحیح قول اول ہے مسئلہ جائز ہے دینا ہر شخص کا فطرہ اپنے کو دو مسکینونکے تئین یا کئی مسکینونکے تئین مانند تفریق زکوۃ کے اور یہ جو حدیث شریف مین آیا ہے اغنوہم عن المسألۃ فی مثل ہذا الیوم یہ بنا بر استحباب کے ہے پس اولی یہ ہے کہ اسقدر دے فقیر کو کہ اوس روز وہ بے پروا ہے اور یہ بات کہ

شخص کے فطرہ سے کم ہین نہین حاصل ہوتی اوسیطرح جائز ہے دینا جماعت کی صدقہ کا ایک مسکین کو مسئلہ
جبکہ مرجاوے وہ شخص کہ اوسپر زکوۃ ہے یا فطرہ یا کفارہ یا نذر تو نہ لیا جاوے اوسکے ترکے سے ہمارے نزدیک مگر یہ کہ
تبرع یعنے احسان کرین وارث اوسکے ساتھ اوسکے اور ہون وہ اہل تبرع سے پس اگر تبرع نہ کرین تو اونسے جبر نہین
لیا جاویگا اور اگر وصیت کرین وہ اوسکی تو جائز ہوگی اور جاری ہوگی اوسکے تہائی مال مین سے مسئلہ
ایک شخص نے اپنی بیوی کو گیہون اپنے فطرہ کے دیئے کہ فقیر کو دیدینا اوسنے بغیر اذن خاوند کے اپنے فطرہ کے
گیہون بھی اوسمین ملا دیئے اور فقیر کو دیئے تو جائز ہوا عورت کی طرف سے نہ مرد کیطرف سے یعنے عورت ہی کا فطرہ ادا
ہوا نہ مرد کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک یہ ہے کہ اگر خاوند نے صورت مذکورہ مین اجازت دیدی تھی
دینے کی تو ادا ہوا دونو کیطرف سے مسئلہ صدقہ فطر کا مانند زکوۃ کے ہے مصارف مین مگر یہ جائز دینے اوسکے
کے ذمی کو اور نہ ساقط ہونے اوسکے ساتھ ہلاک ہونے مال کے یعنے زکوۃ کافر ذمی کو دینی نہین درست ہے
اور صدقہ فطر کا دینا درست ہے اور زکوۃ ساقط ہوجاتی ہے ساتھ ہلاک ہونے مال کے اور صدقہ فطر کا نہین
ساقط ہوتا مسئلہ لکھا ہے علما نے کہ صدقہ فطر مین تین چیزین ہین قبول ہونا روزے کا اور فلاح
اور نجات سکرات موت سے اور عذاب قبر سے مسئلہ واجبات اسلام کے سات ہین فطرہ اور نفقہ
ذی رحم کا اور وتر اور قربانی کرنی اور عمرہ کرنا اور خدمت ماں باپ کی کرنی اور عورت کو اپنے خاوند
کی خدمت کرنی درمختار وطوالع الانوار وعالمگیری کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ
یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے
دن عید الفطر کے اور دن عید قربان کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَبْدَءُ بِہِ الصَّلٰوۃُ
ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِھِمْ فَیَعِظُھُمْ
وَیُوْصِیْھِمْ وَیَاْمُرُھُمْ وَاِنْ کَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَہٗ اَوْ یَاْمُرَ بِشَیْءٍ
اَمَرَ بِہٖ ثُمَّ یَنْصَرِفُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے دن عید فطر کے اور عید

قربان کے طرف عیدگاہ کے پس اول چیز کہ شروع کرتے ساتھ اوسکے نماز تھی تیسے بعد وہانکے پہونچنے کے نماز پڑھ چکتے
کے پڑھتے پھر پھرتے نماز سے تو کھڑے ہوتے سامنے لوگونکے اور لوگ بیٹھے ہوتے اپنی صفون پر پس نصیحت کرتے اونکو
اور وصیت کرتے انکو اور حکم فرماتے اونکو اور اگر چاہتے یہ کہ بھیجیں لشکر یعنے جہاد کے لیے حکم فرماتے بھیجنے کا یا چاہتے
کہ حکم فرماوین ساتھ ایک چیز کے یعنے لوگونکے امور مین سے اور اونکی مصلحتون سے حکم فرماتے ساتھ اوسکے
پھر پھرتے یعنے طرف گھر اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عیدگاہ مدینہ کے باہر شہر کے
ہے کہتے ہین کہ مسافت حجرۂ شریف سے وہان تک ہزار قدم کی ہے نہایت وہ جگہ متبرک ہی اور اب
گرد اوسکے چار دیواری بنا دی ہے کہا ابن ہمام نے سنت یہ ہے کہ نکلے امام نماز کے لیے طرف عیدگاہ کے
اور خلیفہ کر جاوے کسی کو کہ وہ نماز پڑھوا دے ضعیفونکو شہر مین اور منبر کھڑے ہو یعنے زمین پر اسلیے کہ حضرت کے
زمانۂ شریف مین منبر نتھا عیدگاہ مین بعد ازان جب بہت ہوئے مسلمان اختیار کیا گیا منبر اسلیے کہ آواز دور
پہونچتی ہے اور نصیحت کرنی اونکو یعنے زہد کرنیکی دنیا مین اور رغبت کرنیکی آخرت مین اور وعدہ کرتے ثواب کا اور
ڈراتے عذاب سے تا کہ لوگ اسدن مین بہت خوشی کر کر غافل نہووین طاعت سے اور گرفتار نہوون گناہ
مین جیسے کہ اسوقت کے لوگونکا حال ہے اور وصیت کرتے یعنے تقوی کرنیکی اور ادنی درجہ تقوی کا یہ ہے
کہ بچے شرک سے اور اوسط یہ ہے کہ فرمانبرداری کرے احکام الہی اور احکام رسول کی اور بچے ممنوع باتونسے
اور اعلی درجہ اوسکا یہ ہے کہ حضور مع اللہ ہو اور بیغرض ہو ما سوی اللہ سے اور حکم فرماتے یعنے احکام فطر
کے بیان فرماتے عید الفطر مین اور احکام قربانی کے بیان فرماتے عید قربان مین اور یہ کلام کرنا حضرت کا
اس قبیل کا نتھا کہ جو منع ہے بلکہ یہ واجبات اسلام سے تھا ع ح قَالَ جَابِرٌ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ غَیْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
کہا جابر نے کہ نماز پڑھی مین نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عیدین
کی بارہا بغیر اذان اور بغیر تکبیر کے نقل کی یہ مسلم نے ف شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ اوسیپر عمل تھا
اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نہ اذان کہتے اور نہ تکبیر عید کی نماز مین ورنہ

تو انمین ہین وارد نارین لکہا ہے کہ یہ مکروہ ہے ع کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَ
عُمَرُ یُصَلُّوْنَ صَلٰوۃَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و
عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نماز پڑہتے دونون عیدونکی پہلے خطبہ کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف کہا ابن منذر نے
کہ اجماع فقہا کا اسپر ہے کہ خطبہ عید کا بعد نماز کے ہے پہلے پڑہنا خطبہ کا جائز نہین اور اگر کسی نے خطبہ پہلے
پڑہا بہی تو نماز جائز ہے سب علما کے نزدیک اور مروان بن حکم نے خطبہ پہلے پڑہا تہا جبکہ حاکم ہوا مدینہ کا
معاویہ کیطرف سے پس برا جانا صحابہ نے ع کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدٍ خَالَفَ
الطَّرِیْقَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتے راہ مین
نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے تشریف لیجاتے اور راہ سے اور آتے اور راہ سے اور حکمت
اس فعل مین یہ تہی کہ تا گواہی دین عبادت کی دن قیامت کے دونون راہین اور رہنے والے اونکے
جن اور انس اور کتنی ہی وجہین لکہی ہین علما نے اور حق یہ ہے کہ یہ سب احتمالات ہین ہر ایک بموجب سمجھ
اپنی کے کہا ہے اسرار اوسکے اللہ جانے یا رسول اوسکا صلی اللہ علیہ وسلم ح قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْعَاصِ
سَاَلْتُ اَبَا مُوْسٰی وَحُذَیْفَۃَ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُکَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا تَکْبِیْرَۃً عَلَی الْجَنَائِزِ فَقَالَ
حُذَیْفَۃُ صَدَقَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ کہا سعید بن العاص نے کہ پوچہا مینے ابوموسی اور حذیفہ سے
کہ کیونکر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز عید قربان اور عید الفطر مین پس کہا ابوموسی نے کہ
تھے تکبیر کہتے چار مانند تکبیر کہنے انکے کے جنازون پر پس کہا حذیفہ نے کہ سچ کہا ابوموسی نے
نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جیسے چار تکبیرین جنازے کی نماز مین کہتے اسیطرح
چار تکبیرین ہر رکعت عیدین کی مین کہتے تھے اور پہلی رکعت مین کہتے چار تکبیرین قرأت سے پہلی تکبیر تحریمہ
سمیت اور دوسری رکعت مین پیچھے قرأت سے چار تکبیرین کہتے تکبیر رکوع سمیت ۱۲ ح اور اختلاف ائمہ کا
درباب تکبیرات عیدین کے جسکو معلوم کرنا منظور ہو مظاہر حق ترجمہ ہندی مشکوۃ شریف

سکے مین بیچ دوسری فصل باب العیدین کے دیکھے کہ اوسمین مفصل لکھا ہے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوِّلَ یَوْمَ الْعِیْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤد تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دیے گئے دن عید کے کمان پس خطبہ پڑہا اوسپر نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی جیسے عصا ٹیک کر خطبہ پڑہتے ہین
ویسی ہی کمان ٹیککر خطبہ پڑہا ح کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ یَعْتَمِدُ عَلٰی عَنَزَتِہٖ
اِعْتِمَادًا رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑہتے تکیہ کرتے برچھی اپنی پر تکیہ کرنا یعنے اوسپر ٹیک کے
کہڑے ہوتے نقل کی شافعی نے ح اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَھُوَ بِنَجْرَانَ
اَنْ عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَکِّرِ النَّاسَ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا طرف
عمرو بن حزم کے اس حال مین کہ وہ تھے نجران مین یہ کہ جلدی پڑہ عید قربان اور تاخیر کر عید الفطر کو اور نصیحت کر
لوگونکو یعنے خطبہ پڑہ نقل کی یہ شافعی نے ف نجران نام ایک شہر کا ہے حضرت نے وہانکا عامل کرکر
بھیجا تھا عمرو بن حزم کو اون دنونمین اونکی عمر سترہ برس کی تھی پس حضرت نے یہ احکام لکہہ بھیجے اور عید
قربان کے جلدی پڑہنے کو اسلیے فرمایا کہ بعد اوسکے لوگ قربانی ذبح کرنے مین مشغول ہون اور عید
فطر کے تاخیر کرنے کو فرمایا اسلیے کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا کرلین ح وع قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَلَھُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْھِمَا فَقَالَ مَا ھٰذَانِ الْیَوْمَانِ قَالُوْا کُنَّا
نَلْعَبُ فِیْھِمَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَکُمُ اللّٰہُ
بِھِمَا خَیْرًا مِّنْھُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤد تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین
اور مدینہ والونکو دو دن تھے کہ کھیلتے تھے اونمین اور خوشیان کرتے تھے پس فرمایا حضرت نے کہ کیسے ہین یہ
دو دن عرض کیا صحابہ نے کہ تھے ہم کھیلتے اون دنونمین بیچ ایام جاہلیت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق بدلا اللہ تعالی نے واسطے تمہارے بدلے اون دونونکے بہتر انسے دن عید قربان کا اور دن
عید الفطر کا نقل کی یہ ابوداود نے ف وہ دو دن تھے کہ کھیلتے تھے اونمین ایک اونمین سے دن نوروز کا تھا کہ اوسمین
تحویل آفتاب کی ہوتی ہے حمل مین اور دوسرا دن مہرجان کا کہ اوسمین تحویل آفتاب کی میزان مین ہوتی ہے

پس ان دونو نمین ہوا معتدل ہوتی ہے اور رات دن برابر ہوتے ہین حکمانے ان دونونکو اختیار کیا خوشی
کے لیے پس وہی رسم ان لوگو نمین چلی آتی تھی حتی کہ جب مسلمان ہوے ابتدا مین بسبب عادت کے خوشی کرتے تھے حضرت نے
اوسکی حقیقت پوچھی صحابہؓ نے عرض کیا کہ قدیم سے یہ رسم چلی آتی ہے اسکی حقیقت کا ہمین علم نہین حضرت نے
فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہین عوض انکے دو دن عیدونکے عطا فرماے ہین ان دونمین خوشی کرنی چاہیے
گویا اشارہ ہے اسپر کہ عید حقیقی اور خوشی مومن کو چاہیے کہ عبادت کے دن کرے پس اس حدیث مین نہی ہے
لہو ولعب سے اون دنون مین اور اشارہ حقیقی اسپر ہے کہ کچھ لہو اور خوشی کہ جسمین فحش اور نکلنا طریقہ دین سے
نہو اگر عیدین مین کرے تو جائز ہے اور اسمین نہی ہے تعظیم عید دن مشرکین سے اور اونکی رسمونکی برتنے سے
اور خوشی کرنے سے اونمین اور نہی ہے حاضر ہونے سے انکی عیدونمین یعنے تہوارونمین حتی کہ بعضے علمانے
حکم کفر کا کیا ہے کہا ابو حفص کبیر حنفی نے کہ جو کوئی تحفہ بھیجے نوروز کو انڈا طرف مشرک کی واسطے تعظیم اوس
دن کے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور نابود ہوتے ہین عمال اوسکے اور کہا قاضی ابو المحاسن حسن بن منصور
حنفی نے کہ جو کوئی خریدے اسمین وہ چیز کہ نہین خریدتا ہے غیر اوسکے یعنے جیسے یہان کھیلین وغیرہ
دوالی مین لیتے ہین یا تحفہ بھیجے ہین اسمین کسیکو پس اگر ارادہ کرے ساتھ اوسکے تعظیم اوسدن کا جیسکہ
تعظیم کرتے ہین اسکی کافر تو کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کرے ساتھ خریدنے کے تنعم کا اور ساتھ ہدیہ بھیجنے
کے محبت کا بسبب عادت کے تو کافر نہین ہوتا لیکن مکروہ ہے کہ شابہت کافرونکے ساتھ ہوتی ہے
پس احتراز کرے اس سے بھی اور دن عاشورہ کے اگر اظہار خوشی کرے تو شابہت ہوتی ہے ساتھ خوارج کے
اور اگر اوسدن ظاہر کرے علامتین غم کی تو مشابہت ہوتی ہے روافض کے ساتھ [illegible]
بچے اور شریک ہوتے ہین روافض مجوسیونکے بسبب تعظیم کرنے نوروز کے اور سبب یہ بیان کرتے
ہین کہ اسدن مین قتل کیے گئے ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ٹھہری خلافت حضرت علی کی
ع ح ف فتاوی ذخیرہ مین لکھا ہے کہ جو کوئی نکلے ہولی دیوالی کے دیکھنے کو وہ کافر
ہوتا ہے اسلیے کہ اسمین اعلان کفر کا ہوتا ہے پس گویا کہ اوسنے مدد کی کفر کی بسبب بھیڑ بڑھانے کے اوسکو

رونق دینے کے آور اسی قیاس پر نکلنا طرف نوروز مجوس کے اور موافقت کرنی ساتھ انکے جیسے کہ بعضے
مسلمان اوس دن کرتے ہین موجب کفر کے ہین انتہی اور تجنیس مین ہے کہ متفق ہین مشائخ ہمارے اوسپر کہ
جسنے اعتقاد کیا امر کفار کو اچھا پس وہ کافر ہے انتہی اور اسیطرح جو کوئی اچھا جانے کلام اہل اہوا کو یعنے
صوفیہ خلاف شرع کو اور کہے کہ یہ کلام معنوی ہے یا کہے کہ یہ کلام ہے کہ معنی اوسکے صحیح ہین اگر وہ کلام
کفر ہے تو اچھا جاننے والا بھی اسکا کافر ہوتا ہے کذا فی الظہیریہ اور نوادر الفتاوی مین ہے کہ جو کوئی
رسوم ہنود کو اچھا جانے وہ کافر ہوتا ہے اور عمدۃ الاسلام مین ہے کہ جو کوئی رسمین کفار کی برتی جیسی
نئے گھر مین بیل اور گھوڑے سرخ و زرد رنگے یا بند مین وارباندھے یا گرہ سبز باندھے وہ کافر ہوتا ہے قال
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیِّنُوا الْعِیْدَیْنِ بِالتَّھْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّحْمِیْدِ
وَالتَّقْدِیْسِ رَوَاہُ فِیْ تُحْفَۃِ الْعِیْدِ وَاَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے زینت دو عیدین کو ساتھ پڑھنے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور سبحان الملک القدوس کے نقل کی
یہ تحفۃ العیدین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ
تَعَالٰی یَطَّلِعُ فِی الْعِیْدَیْنِ اِلَی الْاَرْضِ فَابْرُزُوْا مِنَ الْمَنَازِلِ تَلْحَقُکُمُ الرَّحْمَۃُ رَوَاہُ
ابْنُ عَسَاکِرَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی بنظر رحمت متوجہ ہوتا ہے
عیدین مین طرف زمین کے پس باہر نکلو مکانون سے یعنے نماز عید کے لیے ملیگی تمکو رحمت
نقل کی یہ ابن عساکر نے کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ
وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے دن عید الفطر کے یہانتک کہ کھانا کھاتے اور نہ کھانا کھاتے تھے
دن عید قربان کے یہانتک کہ نماز پڑھتے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف
عید الفطر کو کھا کر اسلیے تشریف لیجاتے کہ تا مخالف ہو پہلے دنونکے جیسے کہ رمضان مین نہ افطار
کرنا واجب ہے ویسہی اس دن مین افطار کرنا واجب ہے اور عید قربان کو بعد نماز کے کھانے

واسطے رفاقت فقرا کے اسلیے کہ جب لوگ گوشت قربانی کا تقسیم کرتے تب وہ کہاتے پس حضرت بھی انکی موافقت کے لیے تاخیر فرماتے ہے ع قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کری پہلے نماز عید کے پس سوا اسکے نہین کہ ذبح کرتا ہے واسطے نفس اپنے کے یعنے اپنے کہانے کے لیے ذبح کیا تو ثواب قربانی کا نہوا اور جسنے ذبح کیا بعد نماز عید کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی وسکی اور پہونچا سنت مسلمین کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یہی مذہب جمہور کا ہے سوا امام شافعیؒ کے تعجب ہے کہ انہون نے باوجود وارد ہونے حدیثون صحیحہ کے کیون مخالفت کی جمہور کی کہ کہا جائز ہے قربانی کرنی بعد بلند ہونے آفتاب کے بقدر نیزہ کے اور گذر جانے وقت کے بقدر دو رکعتون اور دو خطبون خفیف کے برابر ہے کہ امام نماز پڑہے یا نہ پڑہے ع وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْاَيَّامَ خَلْفَ الصَّلٰوةِ وَعَلٰى فِرَاشِهٖ وَفِيْ فُسْطَاطِهٖ وَمَجْلِسِهٖ وَمَمْشَاهُ تِلْكَ الْاَيَّامَ جَمِيْعًا وَكَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَتِ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيْقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور تہے ابن عمر تکبیر کہتے منی مین ان دنون مین یعنے عشرہ ذیحجہ مین پیچہے نماز و نکے اور اوپر بچہونے اپنی کی اور بیچ خیمہ اپنی کی اور مجلس اپنے کے اور جگہ چلنے کے ان تمام ایام مین اور تہین میمونہ تکبیر کہتین دن عید قربان کے اور تہین عورتین تکبیر کہتین پیچہے ابان بن عثمان کے اور عمر بن عبدالعزیز کے راتون تشریق کے مین ساتھ مردونکے مسجد مین نقل کی یہ بخاری نے ف ایام تشریق کہتے ہین گیارہوین ذیحجہ سے تیرہوین ۱۳ تک کو اور یہان دسوین سے تیرہوین ۱۳ تک مراد ہے واللہ اعلم

خاتمہ خطبۂ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ وَهَدَانَا اِلَی الْاِسْلَامِ

اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے سب تعریف واسطے اللہ کے جس نے اوتارا قرآن اور راہ دکھلائی طرف اسلام کے

وَالْاِیْمَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اور ایمان کے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَنَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِمِصْبَاحِ الْهِدَایَةِ وَالْعِرْفَانِ

اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اور روشن کیا عارفوں کے دلوں کو ساتھ چراغ ہدایت اور عرفان کے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے

وَمَنَّ عَلَیْنَا بِاتِّبَاعِ الْهَادِیْ اِلَی الْحَقِّ وَالْبَیَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اور احسان کیا اوپر ہمارے ساتھ تابعداری کرنے ہادی کے طرف حق کے اور بیان کے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَوَفَّقَنَا لِلصِّیَامِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے سب تعریف اور توفیق دی ہم کو روزوں کی

وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ

اور پڑھنے قرآن کی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ

اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَشَرَحَ صُدُوْرَ الصَّائِمِیْنَ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ وَالْاِیْقَانِ

بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اور کھولے سینے روزہ داروں کے ساتھ نور معرفت اور یقین کے

وَبَشَّرَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَالْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ وَنِعَمِ الْاَلْوَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اور خوشخبری دی انکو ساتھ جنت اور حوروں کے اور محلوں کے اور طرح طرح کی نعمتوں کے اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَاَوْجَبَ

اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اور واجب کیا

عَلٰی نَفْسِہٖ جَزَاءَ صَوْمِهِمْ كَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ اَلصَّوْمُ لِیْ

اوپر نفس اپنے کے ثواب روزے اونکے کا جیسے کہ وارد ہوا ہے بیچ حدیث قدسی کے کہ روزہ میرے لیے ہے

وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَذٰلِكَ غَايَةُ الْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ وَاَكْرَمَ عِبَادَهُ

اور میں ہی بدلا دونگا اوسکا اور یہ نہایت بخشش اور احسان ہے اور بزرگی دی اپنے مومن بندوں کو

اَلْمُؤْمِنِیْنَ بِصِیَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ساتھ روزوں مہینہ رمضان کے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰی سَائِرِ

اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تعریف مہینہ رمضان کا مہینہ ہے کہ بزرگ کیا اوسکو اللہ نے اوپر تمام

الشُّهُوْرِ وَاَنْزَلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنَ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

مہینوں کے اور نازل کیا اوسمیں قرآن اور گواہی دیتے ہیں ہم یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے وہ نہیں

لَا شَرِیْكَ لَهٗ شَهَادَةً مَوْصُوْلَةً اِلٰی دَارِ الْجِنَانِ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

کوئی شریک اوسکا گواہی پہونچائی گئی جنت تک اور گواہی دیتے ہیں ہم اسکی کہ محمد بندے ہیں اوسکے

وَرَسُوْلُهٗ الَّذِیْ دِیْنُهٗ نَاسِخُ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اور رسول اوسکے ہیں وہ جو دین اونکا موقوف کرنیوالا ہے تمام دینوں کا درود ہو اوپر اوسکے اور اوپر اونکی آل اور یاروں کے

الَّذِیْنَ هُدَاةُ اَهْلِ الْاِیْمَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

وہ جو ہدایت کرنیوالے ہیں مومنوں کے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَ الْعِيْدِ لِلْمُتَّقِيْنَ مِنْ عِبَادِ

اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے تعریف اے مومنو جانو یہ کہ تحقیق دن عید کا ہے واسطے پرہیزگاروں کے اور نیکوں کے

اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِيْدَ بَلِ الْعِيْدُ لِمَنْ اٰمِنَ مِنَ

اللہ کے نہیں ہے عید اوسکے لیے کہ پہنے نئے کپڑے بلکہ عید اوسکے لیے ہی جو امن میں ہے

مِنَ الْوَعِيْدِ لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا بَلِ الْعِيْدُ لِمَنْ غُفِرَ لَهُ الْخَطَايَا قَالَ

وعید سے نہین عید اوسکے لیے کہ جو چڑہے سواریون پر بلکہ عید اوسکے لیے ہے کہ بخشے اللہ اوسکے گناہ فرمایا ہے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةُ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ حُرٍّ مُسْلِمٍ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا واجب ہے اوپر ہر آزاد مسلمان مرد کے

وَمُسْلِمَةٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اِنَّ اَحْسَنَ الْكَلَامِ

اور مسلمان عورت کے آدہا صاع گیہون سے یا ایک صاع کھجورون یا جو سے تحقیق بہترین کلام

وَاَبْلَغَ النِّظَامِ كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ ⁜ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

اور بہت اچھا کلام موزون کلام اللہ غالب بہت جاننے والے کا ہے ⁜ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان

الرَّجِيْمِ ⁜ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ

راندے گئے سے ⁜ تحقیق چھٹکارا پایا اوس شخص نے کہ پاک ہوا اور یاد کیا نام پروردگار اپنے کا پس نماز پڑہی بلکہ ترجیح دیتے ہو زندگانی

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ

دنیا کو حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی تر تحقیق یہ البتہ پہلے صحیفو مین ہے صحیفون

اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا

ابراہیم اور موسی کے بیچ برکت دے ہمکو اللہ اور تمکو بیچ قرآن بزرگ کے اور نفع دے ہمکو

وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ

اور تمکو ساتھ آیتون اور ذکر حکمت والے کے تحقیق اللہ تعالی بخشش کرنیوالا ہے بزرگ بادشاہ احسان کرنیوالا

رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

خطبہ عید الضحی ⁜ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مہربانی کرنے والا مہربان ہے خطبہ عید الضحے کا شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ وَصَیَّرَ التَّوْبَةَ
سب تعریف ہے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے جسنے ٹھہرایا نیکیون کو لیجانے والا برائیون کا اور کیا توبۃ
النَّصُوحَ مَاحِیَةً لِلذُّنُوْبِ وَالْخَطِیْئَاتِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ
النصوح کو مٹانے والا واسطے گناہونکے اور چوکونکے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ خَالِقُ الْاَشْیَاءِ کُلِّهَا
مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے پیدا کرنے والا تمام چیزون
وَالْبَرِیَّاتِ عَالِمُ الْجَهْرِ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْخَفِیَّاتِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ
اور مخلوقات کا جاننے والا ظاہر کا اپنے بندون سے اور پوشیدگیون کا اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی
نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اللہ ایسا ہے کہ اوتاری
عَبْدِهِ الْکِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ
اپنے بندے پر کتاب اوسمین سے کچھ آیتین محکم ہین وہ اصل ہین کتاب کی اور متشابہات ہین
اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَکُمْ
اللہ ایسا ہے کہ ٹھہرایا تمھارے لیے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو چھت اور صورتین دین تمکو
فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ
پس اچھی بنائین صورتین تمھاری اور رزق دیا تمکو حلال چیزون سے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَسُبْحَانَ مَنْ دَلَّتْ
نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے پس پاک ہے وہ ذات کہ دلالت کرتی ہے
عَلٰی وَحْدَانِیَّتِهٖ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ وَّشَهِدَ بِفَرْدَانِیَّتِهٖ اٰحَادُ الْمُکَوَّنَاتِ
اوسکی وحدانیت پر آیات واضحہ اور گواہی دی اوسکے یکہ ہونے پر افراد مخلوقات نے

سُبْحَانَ مَنِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلَهٗ بِکَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

پاک ہے وہ ذات کہ آزمایا ابراہیم دوست اپنے کو ساتھ کلمات اپنے کے کہ پورے ہیں اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُبْحَانَ مَنْ عَیَّنَ عَشْرَ

نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے پاک ہے وہ ذات کہ معین کیا عشرہ

ذِی الْحِجَّةِ لِمَنَاسِكِ الْحَجِّ وَالتَّکْبِیْرَاتِ سُبْحَانَ مَنْ عَظَّمَ مِنْ بَیْنِهَا یَوْمَ

ذی الحجہ کو واسطے افعال حج کے اور تکبیرات کے پاک ہے وہ ذات کہ بزرگی دی عشرہ ذی الحجہ مین سے روز

الْحَجِّ الْاَکْبَرِ وَهُوَ یَوْمُ الْعِیْدِ الْاَضْحٰی بِالنَّحْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ

حج اکبر کو اور وہ دن عید قربان کا ہے ساتھ قربانی کرنے اور نماز پڑھنے اور اقسام طاعات کے

سُبْحَانَ مَنْ فَرَضَ فِیْ یَوْمِ عَرَفَةَ وُقُوْفًا بِعَرَفَاتٍ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

پاک ہے وہ ذات کہ فرض کیا بیچ دن عرفہ کے وقوف عرفات کا اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اور گواہی دیتے ہین ہم اسکی کہ نہین معبود مگر اللہ

وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا

یگانہ نہین کوئی شریک وسکا اور گواہی دیتے ہین ہم یہ کہ تحقیق سردار ہمارے اور صاحب ہمارے محمد

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ الْمَقَامَاتِ صَاحِبُ الشَّفَاعَاتِ

بندے اللہ کے ہین اور رسول اوسکے سردار مقامات کے یعنے حوض کوثر اور مقام محمود وغیرہ کے صاحب شفاعتونکے

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُسَارِعِیْنَ اِلَی الْخَیْرَاتِ

رحمت کاملہ نازل کرے اللہ تعالی اوپر اونکے اور اوپر آل اونکی کے اور اونکے یارونکے کہ جلدی کرنیوالے تھے طرف بھلائیونکے

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ وَنَفْسِیَ الْعَاصِیَۃَ اَوَّلًا بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالتَّعْظِیْمِ

اور اللہ ہی کیلیے سب تعریف ہے نصیحت کرتا ہوں میں تمکو اے بندو اللہ کے اور اپنے نفس نافرمان کو اول ساتھ تقوی اللہ کے اور بزرگ جاننے

لِاَمْرِ اللّٰہِ وَالشَّفْقَۃِ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ وَالْمُوَاظَبَۃِ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ

امر خدا کو اور شفقت کرنیکے خلق خدا پر اور مداومت کرنیکے اوپر ذکر خدا کے

وَالْقِیَامِ بِطَاعَۃِ اللّٰہِ وَالشُّکْرِ عَلٰی اَنْعُمِ اللّٰہِ ثُمَّ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ

اور قائم رہنے کے طاعت خدا پر اور شکر کرنے کے اوپر نعمتوں خدا کے پھر جانو تم کہ تحقیق اللہ بزرگ

وَتَعَالٰی ابْتَلٰی اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلَہٗ فِی الْمَنَامِ فَاَمَرَہٗ بِذَبْحِ وَلَدِہٖ اِسْمٰعِیْلَ

اور برتر نے آزمایا ابراہیم دوست اپنے کو خواب میں پس حکم کیا اونکو ساتھ ذبح کرنے بیٹے اونکے کہ اسمعیل ہیں

عَلَیْھِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا اَرَادَ الْخَلِیْلُ اَنْ یَّفْعَلَ مَا اَمَرَہٗ رَبُّہُ الْحَکِیْمُ

دونوں پر سلام ہو پس جب ارادہ کیا خلیل نے یہ کہ کریں وہ چیز کہ حکم کیا تھا اونکو اونکے رب حکمت والے

الْعَلِیْمُ فَدَاہُ اللّٰہُ بِکَبْشٍ عَظِیْمٍ اَتٰی بِہٖ جِبْرَئِیْلُ مِنْ دَارِ السَّلَامِ وَ

جاننے والے نے دیا عوض میں اونکی اللہ نے دنبہ بڑا لائے اوسکو جبرئیل جنت سے اور

اَمَرَکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ بِذَبْحِ شَاۃٍ وَبَقَرَۃٍ وَبَعِیْرٍ فَاشْکُرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ بِکُمْ

حکم کیا اول ہی بار ساتھ ذبح کرنے بکری اور گائے اور اونٹ کے پس شکر کرو اپنے رب کا تحقیق وہ تمہارے

لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ فَاِذَا مَلَکْتُمُ النِّصَابَ وَصَرَفْتُمْ مِنَ الْمُصَلّٰی

مہربان و خبردار ہے پس جسوقت مالک ہو تم نصاب کے اور پھرو تم عیدگاہ سے

فَاذْبَحُوْا لِاَنْفُسِکُمُ الشَّاۃَ عَنْ وَّاحِدٍ وَّالْبَقَرَ وَالْبَدَنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ

پس ذبح کرو اپنے لیے بکری ایک کی طرف سے اور گائے اور اونٹ سات کیطرف سے

وَسَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ وَصَحَّ ابْنُ حَوْلٍ مِنَ

اور قوی کرو اپنی قربانیوں کو اسلیے کہ وہ پل صراط پر سواریاں ہونگی تمھاری اور درست ہے قربانی میں ایک برس کا

المضان والمعز وحولین من البقر وخمس من الابل اذبحوا الثولاء والجماء
دنبہ اور بھیڑ اور بکری اور دو برس کی گائے سے اور پانچ برس کا اونٹ ذبح کرو دیوانی بشرطیکہ موٹی ہوں
واجتنبوا العجفاء والعرجاء وما ذهب اکثر من ثلث اذنها او ذنبها
اور پرہیز کرو دبلی سے کہ جسکی ہڈیوں میں گودا نہو اور لنگڑی کہ ذبح کی جگہ تک نہ جاسکے اور اوس جانور سے کہ جاتا رہی تہائی کان اوسکا یا دم
او عینها فکلوا منها وتصدقوا علی المساکین فان الله یجزی المتصدقین
یا آنکھ اوسکی سے پس کھاؤ اوس سے اور تصدق کرو مسکینوں پر پس تحقیق اللہ تعالیٰ بدلا دیتا ہے تصدق کرنیوالوں کو
وقولوا الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد
اور کہو اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد
من فجر عرفة الی عصر یوم الثالث عشر من هذا الشهر بارک
فجر عرفہ سے تا عصر تیرھوین تاریخ اس مہینے کے برکت دے
الله لنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالآیات والذکر الحکیم
واسطے ہمارے اور تمہارے قرآن عظیم میں اور نفع دے ہمکو اور تمکو ساتھ آیات اور ذکر حکمت والی کے
واستغفر الله الغفار لی ولکم ولسائر المسلمین اجمعین انه هو الغفور الرحیم
اور بخشش مانگتا ہوں میں اللہ بہت بخشنے والا اپنے لیے اور تمہارے لیے اور تمام مسلمانوں اور سب کے لیے تحقیق اللہ وہی بخشنے والا مہربان ہے

استفتاء۔ در باب جانورے کہ بنام غیر خدا ذبح کردہ شود + سوال +

ما قولہم رحمہم اللہ در صورتے کہ کسے جان دارے را برائے تقرب لغیر اللہ ذبح سازد ومراد وش ازین نثار جان بنا بر تعظیم لغیر اللہ باشد لیکن عند الذبح تسمیہ ہم گوید آن جان دار بسبب ذکر تسمیہ حلال میشود یا بسبب تعظیم وتقرب لغیر اللہ کہ بر ہمین نسبت ذبح کردید حرام میشود بینوا توجروا جواب ذبیحہ کہ تقربا وتعظیما لغیر اللہ ذبح کردہ شود حرام گردد وذکر تسمیہ بر خلاف نیت مفید نیست بلکہ این چنین ذابح اکثر علما

نسبت بغیر کردہ اند چنانچہ در تفسیر نیشاپوری مذکورست اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ لَوْ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِيْحَةً وَقَصَدَ بِذَبْحِهَا التَّقَرُّبَ اِلٰى غَيْرِ اللّٰهِ صَارَ مُرْتَدًّا وَ ذَبِيْحَتُهُ ذَبِيْحَةُ مُرْتَدٍّ اِنْتَهٰى معنی چنین ست اجماع کردہ اند علما کہ اگر مسلمے ذبح کند کدام جانورے وقصد کند بذبح او تقرب غیر خدا را مرتد میشود آنکس و ذبیحۂ او حکم ذبیحہ مرتد بگیرد انتہی لکن اگر کسے جانداری را برائے ذبح لغیر اللہ مقرر سازد و عند الذبح قصد تقرب لغیر خدا را از دل دور کند و خالصًا للہ آنرا ذبح سازد آرے الآن نیت سابقہ حکم عدم و بطلان خواہد گرفت و ذبیحہ بیشک حلال خواہد شد زیراکہ درین باب معتبر وقت ذبح ست و لہذا اکثر مفسرین در تفسیر وما اُہل لغیر اللہ بقید عند الذبح بیان کردہ اند

قَالَ فِى الدُّرِّ الْمُخْتَارِ ذُبِحَ لِقُدُوْمِ الْاَمِيْرِ وَنَحْوِهٖ كَوَاحِدٍ
گفت در در المختار ذبح کردہ شد بنا بر آمدن امیر و مانند آن مثل کسے

مِنَ الْعُظَمَاءِ يَحْرُمُ لِاَنَّهٗ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَوْ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى
از بزرگان حرام میشود زیراکہ او قرار یافتہ شد برائے غیر خدا واگرچہ ذکر نام خدا ہم کردہ شود

وَلَوْ ذُبِحَ لِلضَّيْفِ لَا يَحْرُمُ وَهَلْ يَكْفُرُ قَوْلَانِ بَزَّازِيَّةٌ وَشَرْحُ
واگر ذبح کردہ شد برائے مہمان حرام نمیشود وآیا کافر میشود فاعل آن درین دو قول است در بزازیہ وشرح

وَهْبَانِيَّةٍ قُلْتُ وَفِىْ صَيْدِ الْمُنْيَةِ اِنَّهٗ يُكْرَهُ وَلَا يَكْفُرُ لِاَنَّا
وہبانیہ میگویم من و در صید منیہ مذکورست کہ او کافر و فاعلش کافر نمیشود چراکہ ما

لَا نُسِيْءُ الظَّنَّ بِالْمُسْلِمِ اَنَّهٗ يَتَقَرَّبُ اِلَى الْاٰدَمِىِّ بِهٰذَا النَّحْرِ وَنَحْوُهٗ فِىْ
بسوء ظن نمی کنیم بحال مسلم کہ او تقرب میجوید بسوے آدمے باین ذبح کردن و مثل او مذکور در

شَرْحِ الْوَهْبَانِيَّةِ عَنِ الذَّخِيْرَةِ وَنَظْمُهٗ فَقَالَ وَفَاعِلُهٗ جُمْهُوْرُهُمْ
شرح وہبانیہ از ذخیرہ و نظم کرد او را پس گفت فاعلش بر قول اکثر

قَالَ كَافِرٌ وَفَضْلٌ وَاِسْمٰعِيْلُ لَيْسَ يُكَفَّرُ اِنْتَهٰى عِبَارَةُ الدُّرِّ الْمُخْتَارِ
کافرست و فضل و اسمٰعیل این را منکرست آخر شد عبارت در المختار

وَفِی فُصُوْلِ الْعِمَادِیِّ وَمَنْ یَذْبَحُ فِیْ وَجْهِ اِنْسَانٍ شَیْئًا وَقْتَ قُدُوْمِهٖ
و در فصول عمادے و آن کسیکہ ذبح میکند روبروے انسان چیزے را وقت آمدن او
وَاتَّخَذَ خَوَازَةً کَفَرَ الذَّابِحُ وَالْمَذْبُوْحُ مَیْتَةٌ وَکَذَا فِی الذَّخِیْرَةِ
و میکرد دعوت مردم کافر شود ذبح کنندہ و مذبوح یعنے آن جانور مردار شود و همچنین ست در ذخیرہ
وَذَکَرَ فِیْهَا وَقَالَ اِسْمٰعِیْلُ الزَّاهِدُ اِذَا ذَبَحَ الرَّجُلُ الْاِبِلَ وَالْبَقَرَ
و ذکر کرد در ذخیرہ و گفت سمعیل زاهد وقتیکہ ذبح کرد مردے شتر یا گاو را
فِی الْخَوَازَاتِ لِاَجَلِ الَّذِیْ یَقْدُمُ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْغَزْوِ فَاِنَّ الشَّیْخَ الْاِمَامَ
در خوازات یعنے دعوتها بجهت شخصیکہ مے آید از حج یا از غزا پس هر آئینہ شیخ امام
اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَالشَّیْخَ الْاِمَامَ اَبَا حَفْصٍ وَالْقَاضِیَ الْاِمَامَ اَبَا عَلِیِّ
اباعبداللہ و شیخ امام ابا حفص و قاضے امام ابا علے
النَّسَفِیَّ وَالْحَاکِمَ الْاِمَامَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْکَاتِبَ وَالشَّیْخَ الْاِمَامَ
نسفے و حاکم امام اباعبدالرحمن کاتب و شیخ امام
عَبْدَ الْوَاهِبِ وَالشَّیْخَ الْاِمَامَ اَبَا اِسْحٰقَ وَالْحَاکِمَ الْاِمَامَ اَبَا مُحَمَّدٍ قَالُوْا
عبدالواهب و شیخ امام ابا اسحق و حاکم امام ابا محمد گفتند
یَکْفُرُ وَاَمَّا اَنَا فَاَکْرَهُ ذٰلِكَ اَشَدَّ الْکَرَاهَةِ وَلٰکِنْ لَا اُکَفِّرُهٗ لِاَنَّا
کافر میشود ذابح آن و لاکن من پس مکروہ میدانم او را سخت تر مکروہ و لکن نسبت بکفر نمیکنم او را چراکہ
لَا نُسِیْئُ الظَّنَّ بِالْمُسْلِمِ اَنْ یَتَقَرَّبَ اِلَی الْاٰدَمِیِّ بِهٰذَا النَّحْرِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
ما سوء ظن نمیکنم بحال مسلم کہ او تقرب میجوید بسوے آدمے باین ذبح و خدا دانا تر ست
اِنْتَهٰی وَقَالَ فِیْ جَامِعِ الرُّمُوْزِ وَاِنَّمَا قُلْنَا لِلّٰهِ تَعَالٰی لِاَنَّهٗ لَوْ سَمّٰی وَذَبَحَ
و گفت در جامع رموز و جز این نیست کہ گفتیم خاص برائے خدا تعالے چراکہ اگر ذابح تسمیہ گفتہ ذبح کرد

لِقُدُومِ الاَمِیرِ وَغَیرِہٖ مِنَ العُظَمَاءِ لَا یَحِلُّ لِاَنَّہٗ ذُبِحَ تَعظِیمًا لَہٗ لَا لِلّٰہِ

برائے آمدن امیر وغیر آن از بزرگان حلال نمیشود زیراکہ او ذبح کرد بنا بر تعظیم آن غیر نہ خاص برائے خدا

تَعَالٰی اِنتَہٰی کَلَامُہٗ و در اشباہ گفتہ ذُبِحَ لِقُدُومِ الاَمِیرِ اَو وَاحِدٍ

تعالے آخر شد کلام او یعنے صاحب جامع الرموز ذبح کردہ شد برائے آمدن امیر یا احدے

مِنَ العُظَمَاءِ یَحرُمُ وَلَو ذُکِرَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلِلضَّیفِ لَا اِنتَہٰی

از بزرگان حرام میشود اگرچہ نام خدا تعالے ہم بر زبان آورد و برائے مہمان حرام نمیشود آخر شد کلام صاحب اشباہ

و در حاشیہ در المختار کہ نامش قرۃ الانظار ست مذکور ست وَفِی کِتَابِ ہِدَایَۃِ المُبتَدِی ذُبِحَ شَاۃٌ

و در کتاب ہدایۃ المبتدی مذکور ست ذبح کردہ شد گوسفند

لِلضَّیفِ وَذُکِرَ اسمُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہِ قِیلَ یَحِلُّ اَکلُہٗ وَلَو ذُبِحَ لِاَجلِ

برائے مہمان و مذکور شد نام خدای تعالے برو گفتہ شد حلال ست خوردن و اگر ذبح کردہ شد بنا بر

قُدُومِ الاَمِیرِ اَو وَاحِدٍ مِنَ العُظَمَاءِ وَذُکِرَ اسمُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَحرُمُ

آمدن امیر یا احدے از بزرگان و مذکور شد نام خدائے تعالیٰ حرام میشود

اَکلُہٗ اِنتَہٰی قَالَ الحَمَوِیُّ وَحَاصِلُ الکَلَامِ فِی ہٰذِہِ المَسئَلَۃِ اَنَّ

خوردن آن جانور گفت حموی محشی اشباہ حاصل کلام درین مسئلہ این ست کہ

الذَّبحَ المُقتَرَنَ بِذِکرِ اسمِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِذَا کَانَ قَبلَ قُدُومِ قَادِمٍ لِلتَّہَیُّءِ

ذبحی کہ مقرون ست بنام خدائے تعالی ست وقتیکہ میشود پیش از آمدن کدام آیندہ برائے سامان

لِضِیَافَتِہٖ اَو بَعدَ قُدُومِہٖ لِذٰلِکَ فَلَا شُبہَۃَ فِی جَوَازِہٖ وَاَمَّا اِذَا

مہمانی او یا بعد آمدنش برائے ہمین معنے پس نیست ہیچ شبہ در جواز آن ولیکن وقتیکہ

کَانَ عِندَ القُدُومِ فَاِن کَانَ القَصدُ ذٰلِکَ فَکَذٰلِکَ وَاِن کَانَ

شود وقت آمدنش پس اگر باشد قصد ہمچنان یعنے ضیافت پس جائز ست و اگر باشد

لِمُجَرَّدِ التَّعْظِیْمِ فَحَرَامٌ وَالْمَذْبُوْحُ مَیْتَةٌ اِنْتَهٰی قَالَهُ السَّیِّدُ اَحْمَدُ

برای صرف تعظیم پس حرام ست و مذبوح یعنی آن جانور مردارست آخر شد کلام او نقل کرده این را سید احمد

الطَّحْطَاوِیُّ الْمُحَشِّیْ عَلَی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ + اَلْمُجِیْبُ اَحْمَدُ عَلِیٌّ عُفِیَ عَنْهُ

طحطاوی که محشی در مختارست بحاشیه خود

سید محبوب علی جعفری	محمد قطب الدین	محمد ١٢٨٤ کریم الله	احمدی فقیر احمد سعید	محمد مخصوص الله
ہو الخالق	حافظ محمد سید	مملوک العلی عفی عنه	محمد صدر الدین	

ذبیحه که تقرباً و تعظیماً لغیر الله ذبح کرده شود حسب روایات کتب معتبره فقه حرام ست اگرچه نام خدا وقت ذبح بر زبان آورده باشد مگر ذابح آن علی الاصح کافر نیست والله اعلم و علمه اتم و احکم حرره العبد المسکین صدر الدین عفی عنه اصاب من اجاب والله تعالیٰ اعلم بالصواب کتبه بقلمه حیدر علی محمد عفا الله تعالیٰ عنه الحمد لله اولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً که تمام ہوا رسالہ احکام العیدین رَبَّنَا وَفِّقْنَا عَلٰی طَاعَتِكَ وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ + تمام شد رساله احکام العیدین من تصنیف مولوی محمد قطب الدین خان رحمة الله تعالیٰ شرح رساله فضائل ذبیحه من تصنیف قدوة العلماء والکاملین زبدة الصلحاء والعارفین مولانا حضرت محمد اسحٰق صاحب زاد الله شرفاً +

تمام ہوا رسالہ احکام العیدین

تکملہ احکام العیدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ کے کہتا ہے مسکین محمد قطب الدین کہ اس عاجز نے ۱۲۵۸ ہجری مین رسالہ احکام العیدین لکھا تھا اوس وقت مین مسائل عیدین کے درالمختار و طحطاوی وغیرہما سے حتی الوسع تلاش کر کر لکھے تھے ان دنو نمین کہ ۱۲۶۱ ہجری ہے اس عاجز کے ہاتھہ فتاوی عالمگیری لگی اوسمین جو دیکھا تو مسائل عیدین اور قربانی کے بہت اس سے رہ گئے ہین مینے چاہا کہ اون مسائل کو چند اوراق مین لکھکر بطور تکملہ کے اس رسالہ کے اخیر مین لاحق کیجیے اور کچھ مسائل اسکے اوس رسالہ مین درج کیجیے تا مسلمانونکو بہت مفید ہون کہ وقت حاجت کے اکثر مسائل اسمین پاوین اور اس عاجز کو دعاے خیر سے یاد کرین واللہ المستعان وعلیہ التکلان کتاب الاضحیہ یہ کتاب ہے اضحیہ یعنے قربانی کی بیان مین اور اسمین چھہ باب ہین باب پہلا بیچ تفسیر اور صفت اور شرائط اور حکم اضحیہ کے اور بیچ بیان اسکے کہ کس پر واجب ہے اور کس پر نہین واجب تفسیر اضحیہ کی یہ ہے کہ اضحیہ شرع مین نام ہے حیوان مخصوص کا ساتھہ سن مخصوص کے کہ ذبح کیا جاوے ساتھہ نیت ثواب کے روز مخصوص مین وقت پائے جانے شرائط و سبب اوسکے کے اور صفت اضحیہ کرنے کی یہ ہے کہ وہ دو قسم پر ہے نفل اور واجب پھر نفل اضحیہ مسافر کے واسطے ہے اور اوس فقیر کے کہ نذر نہ مانی ہوا وسنے اضحیہ کرنے کی اور نہ خریدی ہو

اضحیہ پس ان پر نفل ہے بسبب نہونے سبب وجوب کے اور شرط وجوب کے اور واجب اوسکی بھی کئی قسمین ہین ایک تو وہ ہی کہ واجب ہے غنی پر اور فقیر پر اور دوسرے وہ ہے کہ واجب ہے فقیر پر نہ غنی پر اور تیسرے وہ ہے کہ واجب ہے غنی پر نہ فقیر پر پس وہ جو واجب ہے فقیر پر اور غنی پر وہ نذر مانی ہوئی ہے کہ کہا ہو واسطے اللہ کے لازم کیا مینے یہ کہ قربانی کرونگا مین بکری یا اونٹ یا یہ بکری یا یہ اونٹ اور اسی طرح اگر کہا یہ کسی نے حالت افلاس مین اور پھر غنی ہوگیا ایام نحر یعنے قربانی مین پس اسپر لازم ہے یہ کہ قربانی کرے دو بکریان اس لیے کہ نہین تھی وقت نذر کے قربانی واجب اسپر پس نہین محتمل ہوگا یہ کہنا اوسکا اخبار پر بلکہ محمول ہوگا حقیقت شرعیہ پر پس واجب ہوگی اوسپر ایک قربانی بسبب نذر کے اور دوسرے بسبب واجب کرنے شرع کے اور وہ جو واجب ہے فقیر پر نہ غنی پر پس وہ یہ ہے کہ خرید کی گئی ہو قربانی کے لیے جبکہ خرید کرنے والا فقیر ہو یعنے خرید کی ہو فقیر نے بکری وغیرہ بہ نیت اسکے کہ قربانی کرونگا اوسکو اور اگر ہو خریدنے والا غنی تو نہین واجب ہوتی اوسپر بسبب خرید کرنے کسی جانور کے یعنے اوسکے ذمہ وہ جانور خرید کیا ہوا قربانی کرنا واجب نہین ہوتا اگر وقت جاتا رہے گا تو اوسپر قیمت اسکی دینی آویگی اور نہ فقیر پر تصدق کرنا اس جانور کا لازم ہوگا اور اگر مالک ہوا انسان ایک بکری کا پس نیت کی یہ کہ قربانی کرونگا اوسکو یا خرید کی ایک بکری اور نہین نیت کی قربانی کرنے کی وقت خریدنے کے پھر نیت کی بعد خریدنے کے یہ کہ قربانی کرونگا اوسکو تو نہین واجب ہوتی اوسپر قربانی کرنی برابر ہے کہ غنی ہو یا فقیر اور وہ جو واجب ہے غنی پر نہ فقیر پر پس وہ ہے کہ واجب بغیر نذر اور بغیر خریدنے کے واسطے قربانی کے بلکہ واجب ہو از راہ شکر نعمت حیات کے اور اتباع سنت حضرت خلیل علیہ السلام کے اور شرائط قربانی کے واجب ہونے کے کئی ہین انمین سے ایک تو یسار یعنے تونگری ہے اور وہ تونگری وہ ہے کہ متعلق ہوتا ہے بسبب اوسکے واجب ہونا صدقۂ فطر کا نہ وہ کہ متعلق ہے ساتھ اسکے واجب ہونا زکوۃ کا اور بالغ اور عاقل ہونا

اوسکے واجب ہونے کے لیے شرط نہین ہے یہانتک کہ اگر ہوگا صغیر کے لیے مال تو قربانی کریگا
اوسکی طرف سے اسکا باپ یا وصی اوسکے مال مین سے اور نہ تصدق کرے وصی اوسکو اور نہین
ضمان ہے تاوان دینگی وصی اور باپ یعنے فقط قربانی سے نزدیک ابی حنیفہؒ اور ابی یوسفؒ کے
اور اگر تصدق کریگا اوسکو وصی تو ضمان دیگا اور دوسری شرط اسلام ہے پس نہین واجب ہے
کافر پر اور نہین شرط کیا گیا ہے اسلام سارے وقت مین اول سے آخر تک یہانتک
کہ اگر ہوگا کافر اول وقت مین پھر اسلام لاویگا آخر وقت مین تو واجب ہوگی
قربانی اسپر اور تیسری شرط حریہ یعنے آزادی ہے پس نہین واجب ہے لونڈی غلام پر
اور نہین بھی اعتبار آخر وقت کا ہے کہ اگر آخر وقت مین آزاد ہوگا اور مالک نصاب کا
ہوگا تو واجب ہوگی اسپر قربانی اور چوتھی شرط اقامت ہے پس نہین واجب ہے مسافر پر اور نہین شرط
کی گئی ہے اقامت سارے وقت مین یہانتک کہ اگر ہوگا مسافر اول وقت مین پھر مقیم ہوجائیگا آخر وقت
مین تو واجب ہوگی قربانی اسپر اور اگر مقیم ہوگا اول وقت مین پھر مسافر ہوئیگا پھر مقیم ہوجاویگا
تو واجب ہوگی اسپر یہ جب ہے کہ سفر کرے پہلے خریدنے قربانی کے پس اگر خریدیگا بکری قربانی کے لیے
پھر سفر کریگا تو ذکر کیا ملتقی مین کہ جائز ہے بیچ ڈالنا اوسکا اور قربانی نکرے اوسکو اور اسیطرح روایت
کیا گیا ہے محمدؒ سے کہ وہ بیچ ڈالے اوسکو اور بعض مشائخ نے فرق کیا درمیان تونگر اور مفلس کے
اگر تونگر ہو تو بیچ ڈالی اور اگر مفلس ہو تو لائق ہے یہ کہ واجب ہوا وسپر اور نہین ساقط ہوتی ہی اس سے
سبب سفر کے اور اگر سفر کرے بعد داخل ہونے وقت کے تو کہا ہے علما نے کہ لائق ہے یہ کہ جواب ہو اسیطرح
یعنے بطور سابق اور تمام شرائط کہ ذکر کیے ہین ہمنے برابر ہین وہ نہین مرد اور عورت اور حکم قربانی کا یہ ہے
نکلنا ہوتا ہے عہدہ واجب سے دنیا مین اور پہونچنا ہوتا ہے طرف ثواب کے عقبیٰ مین بفضل اللہ
تعالی کے اور تونگر ظاہر روایت مین وہ ہے کہ اوس پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ
سونا ہو یا کوئی چیز ہو قیمتی ساڑھے باون روپے کی سوائے مکان رہنے کے اور اسباب گھر کے اور سواری

٢٠٨٢٩

اور خادم اوسکے کہ اسکی حاجت ضروری مین رہتا ہے اور جو کہ سوا اونکے ہون جانور یا بردہ یا گھوڑا
یا اسباب کہ تجارت کے لیے ہو یا غیر تجارت کے لیے اونسے تونگر ہی گنا جاویگا اور اگر ہو اوس پاس زمین اور غلہ
آمدنی ملک کا تو اختلاف کیا ہے مشائخ متاخرین رح نے پس زعفرانی اور فقیہ علی رازی نے اعتبار
کیا ہے زمین کی قیمت کا اور ابو علی دقاق وغیرہ نے اعتبار کیا ہے دخل یعنی آمدنی کا اور اختلاف کیا ہے
آپسمین کہا ابو علی دقاق نے کہ اگر داخل ہوتا ہو اسکے لیے اوس سے قوت سال بھر کا تو اوسپر قربانی ہے اور بعضون نے
کہا قوت ایک مہینہ کا اور جسقدر کہ زائد ہو اس سے بقدر دوسو درہم کے یا زیادہ تو اوسپر قربانی واجب ہے اور اگر ہو
زمین وقف اوسپر تو دیکھے اگر ہو کہ واجب ہوئین اوسکے لیے ایام قربانی مین بقدر دوسو درم کے یا زیادہ
تو اوسپر قربانی ہے اور نہین تو نہین اور اگر ہو اوسپر دین اتنا کہ اگر صرف کیا جاویگا اوسمین مال تو کم ہو جاوے
نصاب اسکی تو نہین واجب ہوتی ہے قربانی پس دین مانع ہے زکوۃ کا اور صدقہ فطر کا اور قربانی کا اوپر
مذہب معتمد کے اور دین مطلق مانع ہے خواہ معجل ہو یا مؤجّل اگرچہ مہر بیوی کا ہو مؤجّل طلاق تک
یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجّل مانع نہین ہے اسلیے کہ کوئی مطالبہ اوسکا نہین کرتا عادۃً
بخلاف معجل کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنے والا ادا کا تو مانع ہوتا ہے والا نہین
اسلیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہے دین کذا فی غایۃ البیان کذا فی البحر وغیرہ اور عورت اعتبار کیجاتی ہے
غنیہ بسبب مہر کے جبکہ ہو خاوند تونگر یہ صاحبین کے نزدیک ہے اور بموجب قول اخیر ابی حنیفہ رح کے
نہین اعتبار کیجاتی ہے غنیہ بسبب اسکے کہ کہا گیا ہے کہ یہ اختلاف درمیان اونکے مہر معجل مین ہے
اور بسبب مہر مؤجل کے نہین اعتبار کیجاتی ہے غنیہ اتفاقاً اور اسیطرح اگر ہو اسکے لیے مال غائب
کہ نہ پہونچے طرف اسکے ایام قربانی مین اسپر بھی قربانی واجب نہین اور نہین شرط کیا گیا ہے
یہ کہ ہو غنی تمام وقت مین یہانتک کہ اگر ہوگا فقیر اول وقت مین پھر غنی ہو جاویگا آخر وقت مین
تو واجب ہوگی قربانی اسپر اور اگر ہون اوسکی ملک مین دوسو درم پس گذرا اسپر سال اور زکوۃ
مین دین پانچ درم پھر آئے ایام قربانی کے اس حال مین کہ اوسکے پاس ایک سو پچانوین درم

ہین اسمین روایت نہین ہے لیکن ذکر کیا زعفرانی نے کہ واجب ہوتی ہے اسپر قربانی اسلیے کہ ناقص ہوا ہے وہ مال بسبب صرف کرنیکے جہۃ قربت مین پس ٹھہرایا جاویگا قائم تقدیرًا یہانتک کہ اگر صرف کیے جاوین اسمین سے پانچ درہم نفقہ مین تو نہین واجب ہوگی قربانی اور اگر خرید کرے تونگر بکری قربانی کے لیے پھر ضائع ہوجائے یہانتک کہ گم ہوگئی نصاب اوسکی اور ہوگیا فقیر پھر آئے ایام قربانی کے پس نہین ہے واجب اسپر یہ کہ خریدے بکری پس اگر پائی اسنے بکری گئی ہوئی اس حال مین کہ وہ مفلس ہے اور ہوا یہ ایام قربانی مین تو نہین واجب اسپر یہ کہ قربانی کرے اسکو اور اگر ضائع ہوگئی پھر اور خریدے اس حال مین کہ وہ تونگر ہے پس قربانی کیا اوسکو پھر پائی پہلی اس حال مین کہ وہ مفلس ہے نہین ہے اسپر لازم کہ یہ تصدق کرے کچھ اگر ہووے نان بائی کے پاس گیہون دو سو درہم کے کہ تجارت کرتا ہے اونکی یا نمک کہ قیمت اوسکی دو سو درہم ہو یا دھوبی کے پاس صابون یا ریٹہ دو سو درم کی ہو تو اوسپر قربانی ہے اور اگر ہو کسی کے پاس قرآن مجید دو سو درہم کا اور وہ اسمین سے اچھی طرح پڑھ سکتا ہے تو نہین قربانی اسپر اور ہے کہ پڑھتا ہو اوسمین یا سستی کرتا ہو پڑھنے مین اور اگر اچھی طرح نہین پڑھ سکتا ہے اسمین سے تو اوسپر قربانی ہے یعنے اسلیے کہ وہ اہل اوسکا نہین پس وہ زائد ہے اسکی حاجت سے اور اگر ہو اوسکے لیے چھوٹا بیٹا کہ کہ رکھا ہو اوسکے لیے مصحف یہانتک کہ سپرد کیا اوسکو طرف اوستاد کے تو اوسپر قربانی ہے اور کتابین علم دین کی اور حدیث کی مانند مصحف مجید کے ہین اس حکم مین اور بسبب کتابونکے نہین گنا جاتا ہے غنی مگر یہ کہ ہون ہر نوع سے دو کتابین ساتھہ ایک روایت کے ایک شیخ سے اور ایک شیخ سے ساتھہ دو روایتونکے مانند روایت ابی حفص اور ابی سلیمان کے محمد رح سے اور نہین واجب ہوتی قربانی اور نہین گنا جاتا ہے غنی بسبب حدیث کی کتابونکے اور تفسیر کے اس حالمین کہ ہو اوسکے لیے ہر نوع سے ایک کتاب اور مالک کتابون طب اور نجوم اور ادب کا غنی ہے بسبب اونکے جبکہ پہونچے قیمت اونکی نصاب کو ایک شخص اپاہج ہے خریدا اوسنے گدھا کہ سوار ہوتا ہے اوسپر اور چلنا پھرتا ہے اپنے حوائج مین اور قیمت اوسکی دو سو درہم ہے اسپر نہین ہے قربانی اور اگر ہو اوسکے لیے گھر کہ اوسمین دو مکان ہین ایک جاڑے کا اور ایک گرمی کا

ویا فرش ہے ایک جاڑے کا ایک گرمی کا نہین ہوتا بسبب اونکے غنی پس اگر ہون اوسکے لیے تین مکان اور
قیمت تیسرے کی دوسو درہم ہے تو اوسپر قربانی واجب ہوگی اور اسیطرح تیسرا فرش اور غازی بسبب
دو گھوڑونکے نہین ہوتا غنی اور بسبب تیسرے کے ہوتا ہے غنی اور نہین ہوتا غازی بسبب ہتیارون کے
غنی مگر یہ کہ ہون اوسکے لیے ہر ہتیار سے دو دو کہ قیمت ایک کی اون دونون مین سے دوسو درہم کی ہو اور
نہین ہے غنی بسبب ایک گھوڑے کے یا ایک گدہے کے پس اگر ہون اوسکے لیے دو گھوڑے یا دو گدہے
کہ ایک اون دونونکا دوسو درہم کا ہے تو وہ نصاب ہے اور کھیتی کرنیوالا بسبب دو بیلونکے اور ہل وغیرہ کے نہین
غنی اور بسبب ایک گائے کے غنی ہے اور بسبب تین بیلونکے جبکہ ایک اونکا دوسو درہم کا ہو صاحب
نصاب ہے اور مالک کپڑونکا نہین ہے غنی بسبب تین جوڑونکے کہ ایک اونکا گھر کے پہننے کا ہو اور
دوسرا کاروبار کرنے کا اور تیسرا عیدونکے لیے اور وہ غنی ہے بسبب چوتھے کے اور مالک
انگورونکا غنی ہے جبکہ ہون دوسو درہم کے نہین واجب ہے مرد پر یہ کہ قربانی کرے اپنی بڑی اولاد
کیطرف سے اور بیوی کیطرف سے مگر ساتھ اذن اونکے کے اور چھوٹی اولاد کے حق مین دو روایتین ہین
ابی حنیفہ رح سے ظاہر روایت مین مستحب ہے واجب نہین بخلاف صدقۂ فطر کے اور بیچ روایت حسن کے
ابی حنیفہ رح سے یہ ہے کہ واجب ہے قربانی کرنی اپنی چھوٹی اولاد کیطرف سے اور اولاد اولاد کیطرف سے
اگر نہو باپ اوسکا اور فتوی ظاہر روایت پر ہے کہ واجب نہین اور اگر ہو چھوٹے کے لیے مال تو کہا ہے
بعض مشائخ ہمارے نے کہ واجب نہین ہے قربانی کرنی باپ پر بیٹے اوسکے مال مین سے اور یہی صحیح تر ہے کذا فی الهدایہ
اور واسطے وصی کے بیچ قول ابی حنیفہ رح کے یہ ہے کہ قربانی کرے صغیر کے مال مین سے برقیاس صدقۂ
فطر کے اور نہ تصدق کرے گوشت اسکا ولیکن کھاوے صغیر پس اگر زیج رہے کچہ کہ نہ ممکن ہو ذخیرہ کرنا
اوسکا تو خریدے ساتھ اوسکے وہ چیز کہ منتفع ہو ساتھ عین اوسکے کذا فی فتاوی قاضیخان اور صحیح تر
یہ ہے کہ نہین واجب قربانی کرنی وصی کو اور پہونچتا نہین اوسکو یہ کہ قربانی کرے اوسکے مال
مین سے کذا فی المحیط اور باؤلا دیوانہ ہمین بمنزلہ لڑکے کے ہے اور وہ کہ دیوانہ ہو جاتا ہے کبھی اور

افاقہ پاتا ہے کبھی پس وہ مانند تندرست کے ہے نہین واجب ہوتی ہی مرد پر قربانی کرے اپنی
لونڈی غلام کیطرف سے بلکہ مستحب ہے اور جو کہ بالغ ہو جیسو تو نہین سے ایام قربانی مین اور ہو وہ تونگر تو واجب ہے
اوسپر قربانی کرنی نہین واجب ہے قربانی مسافرون پر اور نہ حاجیون پر جبکہ ہون احرام مین اگرچہ ہو
اہل مکہ سے اور کیفیت وجوب قربانی کی بعض انمین سے یہ ہے کہ وہ واجب ہوتی ہے اپنے وقت مین
تمام وقت مین غیر معین پس جسوقت مین کہ قربانی کریگا وہ شخص کہ اوسپر واجب ہے ہے
ہوگا ادا کرنیوالا واجب کا برابر ہے کہ ہو اول وقت مین یا بیچ مین یا آخر مین اور اس سے یہ
نکلا کہ اگر نہین تھا اہل واسطے وجوب کے اول وقت مین پھر ہوا اہل آخر وقت مین بسبب اسکے
کہ تھا کافر یا غلام یا فقیر یا مسافر اول وقت مین پھر ہوا اہل آخر وقت مین واجب ہوگی اوسپر
قربانی کرنی اور اگر تھا اہل اول وقت مین پھر نہین باقی رہا اہل آخر وقت مین بسبب اسکے
کہ مرتد ہوگیا یا مفلس یا مسافر ہوا آخر وقت مین تو نہین واجب ہوگی اسپر اور اگر قربانی کی اول
وقت مین اس حال مین کہ وہ فقیر تھا پس اسپر لازم ہے یہ کہ پھر کر قربانی کرے اور یہی صحیح ہے اور
اگر تھا تونگر تمام وقت مین پھر ہوگیا فقیر ہوگی قیمت بکری لائق قربانی کے دین اسکے ذمہ تصدق کرے
اسکو جب ہاتھ لگے اور اگر مرجائے تونگر ایام قربانی مین پہلے قربانی کرنیکے تو ساقط ہو جائیگی اس سے
قربانی اور بعض کیفیت مین سے یہ ہے کہ نہین قائم ہوتا غیر قربانی کا جگہ اوسکے وقت مین یہانتک کہ
اگر تصدق کرے بکری یا قیمت اوسکے وقت مین تو نہین کفایت کرتی اوسکو قربانی سے اور بعض انمین
سے یہ ہے کہ جاری ہوتی ہے اسمین نیابت پس جائز ہے انسان کو یہ کہ قربانی کرے اپنی
طرف سے اور اپنے غیر کیطرف سے ساتھ اذن اوسکے کے برابر ہے کہ اذن دیا گیا مسلمان ہو
یا کتابی اور بعض اسمین سے یہ ہے کہ وہ قضا کیجاتی ہے جبکہ فوت ہوجاوے وقت اپنے سے
پھر قضا اوسکی کبھی ہوتی ہے ساتھ تصدق کرنے قیمت بکری کے یعنے غنی پر غیر نذر مین پس
اگر واجب کیا قربانی کرنے کو اپنے پر ساتھ بکری معین کے پھر نہ قربانی کی وہ یہانتک کہ گذر گئے

ایام قربانی سے تو تصدق دیدے اوسکو زندہ برابر ہے کہ تونگر ہو یا مفلس فہذا ایسی جبکہ خریدی بکری
مفلس نے تاکہ قربانی کرے اوسکو پس قربانی کی یہانتک کہ گذر گیا وقت اوسکا تو تصدق دیدے اوسکو زندہ اور نہین
جائز ہے کھانا اوسمین سے پس اگر بیچے اوسکو تو تصدق کرے مول اوسکا پس اگر ذبح کیا اوسکو اور تصدق کیا
گوشت اوسکا جائز ہوا اور اگر تھی قیمت اوسکی حالت زندگی کی زیادہ تو تصدق کرے اوسقدر زیادتی
اور اگر کھایا اوسمین سے کچھ اوتنے کی قیمت تصدق دے پس اگر نہ کیا یہ یہانتک کہ آیا دن قربانی سال آیندہ کا
اوسمین قربانی کی سال گذشتہ کی نہین جائز ہوگی پس اگر بیچے اوسکو بعد ایام قربانی سے تو تصدق
کرے قیمت اوسکی پس اگر بیچا اوسکو ساتھ ایسی قیمت کے کہ غبن کھاتی ہین لوگ اوسمین کفایت کریگا
اوسکو اور اگر ایسی قیمت کو بیچا کہ نہین غبن کھاتے ہین لوگ اوسمین تصدق دے زیادتی کو اور بعض
اونمین سے یہ ہے کہ قربانی کے واجب ہونے نے نسخ کر دیا ہر ذبح کو کہ تھا پہلے اس سے مانند
عقیقہ اور رجبیہ اور عتیرہ کے **دوسرا باب** بیچ واجب ہونے قربانی کے ساتھ نذر کے اور اوس
چیز کے کہ بیچ حکم نذر کے ہے ایک شخص نے خریدی بکری قربانی کے لیے اور واجب کیا اوسکو ساتھ زبان
اپنی کے پھر خریدی دوسری جائز ہے اوسکو بیچ ڈالنا پہلی کا اور اگر ہو دوسری بُری پہلی سے اور ذبح
کی دوسری تو تصدق کرے زائد اوس چیز کو کہ درمیان دونون قیمتونکے ہے اسلیے کہ اوسنے جب واجب کیا
پہلی کو اپنی زبان سے تو مقرر کی مقدار مالیت پہلی کی واسطے اللہ تعالی کے پس نہین ہے واسطے اوسکی
یہ کہ زائد بچا رکھی اپنے لیے کچھ اور اسلیے لازم ہے اوسکو تصدق کرنا زائد کا اور صحیح یہ ہے کہ برابر ہین
اس حکم مین فقیر اور غنی خریدی غنی نے قربانی پس جاتی رہی وہ پھر خریدی اور پھر پائی پہلی ایام قربانی
مین تو جائز ہے اوسکو یہ کہ قربانی کرے جسکو چاہے اون دونو مین سے اور اگر تھا مفلس پس
خریدی اوسنے ایک بکری اور واجب کیا اوسکو پھر پائی پہلی تو اوسکو لازم ہے یہ کہ قربانی کرے
دونونکو واجب کین ایک شخص نے اپنے نفس پر دس قربانیان لازم ہونگی اوسپر سب بموجب
روایت صحیح کے اگر خریدی بکری قربانی کے لیے پھر بیچ ڈالا اوسکو اور خریدی اور بکری ایام

قربانی مین ہین یہ تین وجوہ پر ہے پہلے یہ کہ جب خریدی بکری نیت کی ساتھہ اوسکے قربانی کی اور
دوسرے یہ کہ خریدی کی بغیر نیت قربانی کے پھر نیت کی قربانی کی اور تیسرے یہ کہ خریدی کی بغیر نیت
قربانی کے پھر واجب کی اپنی زبان سے یہ کہ قربانی کرونگا پس کہا کہ اللہ کے لیے ہے مجھپر یہ
کہ قربانی کرونگا اسی برس مین پس وجہ اول مین بموجب ظاہر روایت کے نہین ہوتی ہے قربانی
جب تلک کہ نہ واجب کرے اوسکو اپنی زبان سے اور ابی یوسف رح سے کہ نقل کی ہے ابو حنیفہ رح
سے یہ کہ وہ ہوجاتی ہے قربانی بمجرد نیت کے مانند واجب کرنے اوسکے کے زبان سے
اور اسی پر عمل کیا ہے ابی یوسف رح نے اور بعض متاخرین نے اور امام محمد رح سے منقول ہے
ملتقی مین کہ جب خریدی بکری کا قربانی کے لیے اور دل مین نیت کرے قربانی کی وقت خریدنے کے
ہوتی ہے قربانی جبکہ نیت کی پس اگر سفر کرے بیچ ایام قربانی کے تو بیچ ڈالے اوسکو اور ساقط
ہوجاتی ہے اوس سے قربانی بسبب مسافرۃ کے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جبکہ خرید کیے بکری بغیر
نیت قربانی کے پھر نیت کرے قربانی کی بعد خرید کرنے کے نہین ذکر کیا ہے حکم اوسکا ظاہر روایت
مین لیکن روایت کیا ہے حسن نے ابی حنیفہ رح سے کہ وہ نہین ہوتی قربانی یہانتک کہ اگر بیچ ڈالیگا
اوسکو جائز ہوگا بیچ ڈالنا اوسکا اور اسپر عمل کرتے ہین ہم اور جبکہ خریدیگا بکری پھر واجب کریگا اوسکو
اپنی زبان سے کہ یہ قربانی ہے اور یہی وجہ تیسری ہے ہوتی ہے وہ قربانی سب علما کے نزدیک
ذبح کیا جانور خرید کیا ہوا قربانی کے لیے بغیر نیت قربانی کے جائز ہوتی ہے بسبب اکتفا کرنے
نیت کے وقت خریدنے کے اگر بیچی پہلی بکری بتیس آنہ کو پس زیادہ ہوئی وہ خریدنے والیکے پاس کہ
تینتیس ۳۳ آنہ کی ہوگئی پھر دوسری لیکر قربانی کی تو بموجب قول ابو حنیفہ اور محمد رح کے بیچنا پہلی کا جائز ہوا اور
لازم ہے اوسکو کہ تصدق کرے اوس قدر کہ زیادہ ہوا نزدیک خریدنے والیکے یعنی ایک آنہ اور نزدیک
ابی یوسف رح کے بیع پہلی کی باطل ہے سے لی جاوے مول لینے والے سے خریدی کی بکری تجارت
کے لیے پھر واجب کیا اوسکی قربانی کرنی کو اپنے پر اپنی زبان سے لازم ہے اوسپر یہ

کہ کرے اوسکو اور اگر نکیا یہانتک کہ گذر گئی ایام قربانی کی لیند دیدا وسکو نذر مانی یہ کہ قربانی کرونگا اور نہین نام
لیا بکری کا تو اوسپر لازم ہوتی ہی بکری ورنہ کہاوے او سمین سے اور اگر کہا دیگا تو لازم ہوگی اوسپر قیمت اوسکی اور اگر نذر مانی کہ
بکری ہی قربانی کرونگا پہر قربانی کیا اونٹ یا گائی تو جائز ہی باب تیسرا بیچ اوقات قربانی کی کچھ مسائل اوسکی تو احکام العیدین میں
مذکور ہو چکی ہین باقی یہ ہین اگر ذبح کی قربانی [illegible] گمان کرتا تھا کہ یہ دن عرفہ کا ہی ور پہر معلوم ہوا کہ وہ دن عید الضحی کا
تھا جائز ہوئی قربانی اور اگر ذبح کیا پہلے نماز عید کے اور وہ گمان کرتا تھا کہ یہ دن عید کا ہے پہر معلوم ہوا کہ وہ دوسرا دن تھا تو بھی
جائز ہوئی قربانی اگر تھا ایک شخص مسافر اور حکم کیا اپنے اہل کو کہ قربانی کرنا میری طرف سے شہر میں تو بھی نہین جائز ہی قربانی اوسکی طرف سے
مگر بعد نماز امام کے باب چوتھا اون مسائل میں کہ متعلق ہین ساتھ مکان و زمانہ کی اگر ایک شخص دیہاتی داخل ہوا شہر میں نماز عید الضحی کے
پہلے اور حکم کیا اپنی اہل کو کہ قربانی کر لینا تو جائز ہی یہ کہ ذبح کرین اوسکی طرف سے بعد طلوع ہونے فجر کی اور اگر اہل اوسکی بھی شہر میں ہووے گا تو نہین
تو نہین جائز ہوگی مگر بعد نماز امام کے یعنی ہمین اعتبار جگہ ذبح کا ہی نہ جگہ عنک کا اگر نکالی قربانی شہر سے واسطے ذبح کی پہلے نماز عید کے
تو دیکھا جاوے گا اگر نکلا تہا شہر سے بمقدار اوسکی کہ مباح ہوتا ہی مسافر کو قصر کرنا نماز کا اوس مکان میں تو بھی جائز ہوگا ذبح کرنا پہلے
نماز عید کے والا نہین اگر وصیت کی کہ میری طرف سے قربانی کرنا اور نام نہین لیا گائی یا بکری کا یا اور کسی جانور کا اور مول بھی اوسکا
نہین بیان کیا تو جائز ہوگا اور واقع ہوگی بکری برخلاف اوسکی کہ وکیل کیا کسیکو قربانی کرنیکی اپنی طرف سے اور نہین نام لیا
کسی جانور کا اور نہ مول کا تو یہ نہین جائز ہی اگر غنی تہا ایام قربانی میں اور قربانی نکی یہانتک کہ مر گیا پہلے گذرنے ایام قربانی کی ساقط
ہوگئی اوس سے قربانی یہانتک کہ نہین واجب ہوگی اوسپر وصیت کرنی اور اگر مرا بعد گذرنے ایام قربانی کی نہین ساقط ہوا تصدق کرنا
قیمت بکری کا یہانتک کہ لازم ہوگا اوسکو وصیت کرنا ایک شہر والی کسیکو وکیل کیا کہ ذبح کرنا میری بکری اور آپ چلا گیا طرف دیہات کے
پس نکالا وکیل نے قربانی کو طرف ایسی جگہ کی کہ نہین گنی جاتی تھی شہر سے پس ذبح کیا اوسنے اوسکو اوس جگہ پس اگر تھا
وکیل کرنیوالا جائز ہوئی قربانی اوسکی طرف سے اور اگر چلا آیا تھا شہر میں اور جانتا تھا وکیل نے اوسکی آنیکو تو نہ جائز ہوئی
قربانی وکیل کرنیوالی کی طرف سے بلا خلاف اور اگر نہ جانتا تھا وکیل تو موکل کے پہر آنیکو جائز ہو جاویگی باب پانچواں بیچ
قربانی کرنیکے غیر کی طرف سے اور بیچ قربانی کرنیکے ساتھ بکری غیر کی اپنی طرف سے جو وقت کہ ذبح کری ایک شخص اپنی غیر کی طرف سے
ساتھ حکم اوس غیر کی یا بغیر حکم اوسکی کے تو نہین جائز ہوگی اسلیے کہ نہین ممکن ہی جائز کرنا قربانی کرنے کا غیر کی

طرف سے مگر ساتھ ثابت کرنے ملک کے واسطے اس غیر کے بکری میں بیع وہ نہین ثابت ہوتی ملک واسطے اوسکے بکری مین
مگر ساتھ قبض کے حالانکہ نہین پائی گئی ہی قبض حکم کرنیوالے کیطرف اس جگہ ہنداتہ اور نہ اوسکے نائب کا اگر ذبح کی قربانی اپنی چھوٹی
مالک کیطرف سے بغیر حکم صریح اوسکے تو واقع ہوگی مالک کیطرف سے اور نہین تاوان آویگا ذبح کرنیوالے پر بدلیل استحسان کے
اگر قربانی کیا اونٹ اپنی طرف سے اور اپنی بیوی کیطرف سے اور اپنی اولاد کیطرف سے نہین حکم ہی اوسکا ظاہر روایت مین
لیکن کہا حسن بن زیاد نے اگر ہو اولاد اوسکی چھوٹی جائز ہوگی اوسکی طرف سے اور اون سبکی طرف سے بموجب قول ابو حنیفہ
اور ابی یوسف کی اور اگر ہو اولاد بڑی تو اگر اونکے حکم سے کی ہوگی تو جائز ہوگی سبکی طرف سے بموجب قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف
کے اور اگر ہوگی بغیر حکم اونکے یا بغیر حکم بعض اونکے تو نہین جائز ہوگی نہ اوسکی طرف سے اور نہ اونکی طرف سے سبھونکی نزدیک
اسلیے کہ جسنے حکم نکیا تھا اوسکا حصہ فقط گوشت ہوا نہ قربانی پس ہوا سب گوشت اور کہا حسن بن زیاد نے کہ جسنے قربانی کیا اونٹ
اپنی طرف سے اور اپنی پانچ اولاد چھوٹی کیطرف سے اور اپنی ام ولد کیطرف سے ساتھ حکم اسکے کے یا بغیر حکم اوسکے نہین جائز ہوگا
اوسکی طرف سے اور نہ اونکی طرف سے اور کہا ابو القاسم نے کہ جائز ہوگی اسکی طرف سے ایک شخص نے ذبح کی قربانی غیر اپنے کی
طرف سے بغیر حکم اوسکے پس اگر بھر لی مالک نے اوس سے قیمت اوسکی تو جائز ہوگی ذبح کرنیوالے کی طرف سے نہ مالک کیطرف سے
اسلیے کہ ظاہر ہوا کہ ذبح کرنا حاصل ہوا اوسکے ملک مین اور اگر لے لیا اس ذبح کیے ہوئی کو مالک نے تو کفایت کریگی مالک
کیطرف سے اسلیے کہ اوسنے نیت کی ہی تھی اوسکی پس نہین ضرر کریگا اوسکو ذبح کرنا غیر اوسکے کا اوسکو جیسا کہ غلطی کی
دو شخصون نے پس ذبح کی ہر ایک نے اون دونو مین سے قربانی دوسرے کی صحیح ہوئی دونونکی طرف سے اور نہین تاوان آویگا
دونون پر از راہ استحسان کے اور لیلیویگا ہر ایک ان دونو مین سے ذبح کی ہوئی دوسرے سے پس اگر کھا لیا دونون نے اور پھر
معلوم کیا تو ہر ایک دوسرے سے بخشوا لے اور کفالت کریگی دونون کو اور اگر تنازع کرین دونون پس ہر ایک اون
دونو مین سے تاوان لیوے دوسرے سے قیمت اپنی بکری کی پھر تصدق کریگا اوس قیمت کو اگر گذر گئے ہون دن قربانی کے
اسلیے کہ وہ قیمت بدلہ ہی گوشت کا دو شخصون نے داخل کین اپنی دو بکریاں گلہ مین پھر مغالطہ پڑا دونو کو پس دعوی کیا
ہر ایک نے اون دونو مین سے ایک بکری کا اور چھوڑ دی دونو نے ایک بکری کہ نہین دعوی کرتے تھے پس ذبح کی دونون
اوسکو پس جبکہ دعوی نہین کرتے ہین وہ بیت المال کے لیے ہوگی اور جبکہ تنازع کرتے ہین پس ذبح کیا دونون نے

مین آدھون آدھ ہوگی اونہین کفایت کریگی قربانی دونونکی طرف سے اور اگر اونٹ ہوگا یا گاے تو جائز ہوگی دونونکی طرف سے اور یہی صحیح ہے چار آدمیونکی چار بکریان تھین اور اونھون نے بند کین ایک مکان مین پھر مرگئی ایک نہین جانی جاتی ہو کہ وہ کونسی ہے بیچی جاوین وہ سب بکریان اور مول لیجاوین اوسکے مول کی اور چار بکریان کہ ہر ایک کے لیے اونمین سے ایک ایک بکری ہو پھر وکیل کرے ہر ایک اونمین سے دوسرے کو ساتھ ذبح ہر ایک اون بکریون کے سے اور بخشواوے یعنی ہر ایک اونمین سے اپنے یارون سے تاکہ جائز ہو قربانی سب باندھین تین شخصون نے تین قربانیان ایک مکان مین پھر پایا اونھونے ایک مین عیب کہ مانع ہے قربانی سے جواز سے اور انکار کیا ہر ایک نے اسکا کہ ہو اسکے لیے عیب والا اور جھگڑین وہ دو مین تو عیب دار بیت المال کے لیے ہوگی اور حکم کیا جاوے ساتھ دوسرے کہ دوان تینو نمین تین حصے کر کر بانٹ دی جاوین ایک شخص نے خریدین پانچ بکریان ایام قربانی مین اور ارادہ کیا یہ کہ قربانی کرونگا ایک کو اونمین سے مگر یہ کہ اوسنے معین نہین کیا تھا پس ذبح کی ایک اور شخص نے ایک بکری اونمین سے قربانی کے دن بغیر حکم مالک کے ساتھ نیت قربانی مالک کے تو وہ ذبح کرنیوالا تاوان دیگا اسلیے کہ اوسکے مالک نے ہرگاہ کہ نہین معین کیا تھا اوسکو نہین اذن دیا ساتھ اس معین کے دلالۃً اگر غصب کی قربانی غیر اپنے کی اور ذبح کیا اوسکو اپنی طرف سے اور پھر دی قیمت اوسکی مالک کو تو کفایت کریگی وہ اوسکو اسلیے کہ مالک ہوگیا تھا اسکا بسبب پہلے غصب کے اگر غصب کی ایک شخص سے ایک بکری اور قربانی کیا اوسکو نہین جائز ہوگی اور مالک اوسکا اختیار رکھتا ہے اگر چاہے لے لے اوسکو ناقص اور پھر لے اوس سے نقصان کے قدر اور اگر چاہے پھیر لے اوس سے قیمت اسکی جتنی پس ہو جائیگی بکری ملک غاصب کی وقت غصب سے اور جائز ہوجائیگی قربانی از راہ استحسان کی اور اسیطرح اگر خریدی بکری پس قربانی کیا اوسکو پھر وہ نکلی کسی اور کی پس اگر اجازت دی مالک نے بیع کی جائز ہوئی اور اگر طلب بکری کی پھیرنے کی کی نہ جائز ہوئی اور اگر امانت رکھوائی ایک شخص نے ایک شخص کے پاس بکری پس قربانی کر ڈالا اوسکو امانت رکھنے والے نے اپنی طرف سے دن قربانی کے پس اختیار دیا اوسکے مالک نے قیمت اوسکی راضی ہوا ساتھ قیمت کے اور لے لی پس وہ نہین کفایت کریگی

امانت رکھنے والے کو قربانی اسکی سے عود اسیطرح اگر عاریت دی یا آجارے دی اونٹنی یا بیل یا گائے اور
قربانی کر ڈالی اجارہ لینے والے نے یا عاریت لینے والے نے تو نہیں کفایت کریگی وہ قربانی سے
برابر ہے کہ لے لیا اوسکو مالک نے یا پھر لی قیمت اوسکی اگر بکری گروی تھی اور گروی لینے والے نے قربانی
کر ڈالا اوسکو پھر مول بھر دیا اسکا نہیں جائز ہو گی ایک شخص نے بلایا قصاب کو تاکہ ذبح کرے قربانی اوسکے
لیے پس اوسنے ذبح کی اپنی طرف سے تو وہ مالک ہی کی طرف سے ہو گی خرید کی قربانی کسی نے اور
حکم کیا کسی کو اوسکے ذبح کرنے کا پس ذبح کیا اوسنے اوسکو اور کہا کہ ترک کی ہے بسم اللہ قصداً پھر ضامن ہے ذبح کرنیوالا
قیمت بکری کی واسطے حکم کرنے والے کے اور خریدے وہ اسکی قیمت کی بکری اور قربانی کرے
اور تصدق کر دیوے گوشت اوسکا اور آپ نہ کھاوے یہ جب ہے کہ دن قربانی کے باقی ہوں اور اگر گذر گئے
ایام قربانی کے تو تصدق کر دیوے قیمت اوسکی فقرا کو اور منقول ہے محمد رحمہ سے کہ حکم کیا ایک شخص نے
کسیکو کہ ذبح کرے بکری اوسکے لیے پس نہ ذبح کیا اوسکو مامور نے یہانتک کہ بیچ ڈالا اوسکو حکم کرنیوالے
نے پھر ذبح کیا اوسکو مامور نے تو مامور تاوان دیگا اور نہیں رجوع کرے گا حکم کرنیوالے پر (جو حکم کیا گیا تھا)
جانتا تھا وہ بیع کو یا نہیں جانتا تھا اور ابو یوسف سے ہے کہ حکم کیا ایک شخص نے کسی کو ساتھ ذبح
کرنے بکری کے حال آنکہ حکم کرنے والے نے بیچ ڈالا تھا اوسکو پس ذبح کیا اوسکو مامور نے
اور وہ جانتا تھا اسکے بیع کو تو خریدنے والیکو لائق ہے کہ پھیر دیوے مول اور چاہے پکڑے ذبح کرنیوالیکا
اور پھیر لے اوس سے قیمت اوسکی اور نہیں پہونچتا ہے ذبح کرنیوالیکو یہ کہ رجوع کرے حکم کرنیوالے پر
اور اگر نہیں جانتا تھا بیع کو تو نہیں پہونچتا ہے خریدنے والے کو یہ کہ لیوے اوس سے قیمت اگر
خریدیں تین شخصوں نے تین بکریاں پھر مشتبہ ہو گئیں اونپر وقت ذبح کے کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن فضل نے
کہ لائق ہے یہ کہ کھلا دیوے ہر ایک دوسرے کو قربانی یہانتک کہ اگر ذبح کریگا بکری اپنی جائز ہو گی
اور اگر ذبح کریگا بکری غیر اپنے کی ساتھ حکم اوسکے کے جائز ہو گی باب چھٹا بیچ متفرقات
کے خرید کیں ایک شخص نے دو بکریاں قربانی کے لیے پس ضائع ہو گئی ایک

اور نہیں ہے اور قربانی کی دوسری پھر پایا اوسکو ایام قربانی مین یا بعد ایام قربانی کے پس نہیں ہے
اوسپر کچھ برابر ہے کہ ہو وہ اچھی اس بکری سے کہ قربانی کیا ہے اوسکو یا کمتر اس سے جبکہ کہا کہ واسطے اللہ کے
ہے مجھپر یہ کہ ہدیہ بھیجونگا بکری یا قربانی کرونگا بکری پھر ہدیہ بھیجی گائے یا اونٹ یا قربانی کی گائے یا اونٹ
جائز ہوگی ایک شخص نے قربانی کی بکری تو سو ٹکے کی اور ایک شخص نے قربانی کی گائے بیس ٹکے کی
اور ایک اور شخص نے تصدق دیے سو ٹکے پس قربانی بکری والے کی اعلی ہے قربانی گائے والے کی سے
اسلیے کہ قیمت بکری کی زیادہ ہے اور جسنے قربانی کی گائے وہ زیادہ ہے ثواب مین اوس سے کہ تصدق
دے سو ٹکے خرید کی ایک شخص نے بکری قربانی کے لیے ایام قربانی مین اس حال مین کہ وہ فقیر تھا اور قربانی
کیا اوسکو پھر غنی ہوگیا وہ ایام قربانی مین تو فتوی متاخرین کا اوسپر ہے کہ وہ اعادہ کرے جسوقت کہ
وصیت کی کہ قربانی کرنا میری طرف سے اور نام نہ لیا کسی جانور کا تو وہ جائز ہے اور واقع ہوگی بکری
اور اسیطرح اگر وصیت نکی اور حکم کیا ایک شخص کو یہ کہ قربانی کرنا میری طرف سے اور نام نہ لیا کسی
جانور کا پس وہ جائز ہے اور اگر وصیت کی یہ کہ خریدنا گائے ساتھ تمام مال میرے کے اور قربانی کرنا
اوسکو میری طرف سے پس مرگیا وہ اور نہ جائز رکھی وارثون نے تو وصیت جائز ہوگی ساتھ
تہائی کے بلا خلاف اور خرید کرے ساتھ تہائی کے بکری اور قربانی کرے اوسکو اسکی طرف سے
اور اگر وصیت کی یہ کہ خریدنا گائے بیس درہم کو میرے مال سے اور قربانی کرنا اوسکو میری طرف سے
پھر مرگیا اور تہائی مال اوسکا کم ہے بیس درہم سے تو قربانی کریگا اوسکی طرف سے بموجب مذہب
ہمارے کے ساتھ اسقدر مال کے کہ پہونچے وہ گائے کی قیمت کو اگر غصب کی قربانی ذبح
کی ہوئی تو بھرنے قیمت اوسکی اسلیے کہ وہ مال مملوک ہے غیر کا کیا ہے اوسکو بغیر اذن اوسکے
اور جبکہ لی قربانی کرنے والے نے قیمت اوسکی تو تصدق دیوے اوسکو اسلیے کہ وہ بسبب
قیمت بھر لینے کے ملک مین کر دین اوسکی پس ہوا گویا کہ اوسنے بیچا اوسکو اوسکے ہاتھ اور جب
بیچا اوسکو اوسکے ہاتھ تو لازم آتا ہے تصدق کرنا قیمت اوسکی کا پس اسیطرح یہ اور

نہین جائز ہے اوسکو یہ کہ ہبہ کرے اوسکو اور کو پس اگر پھیر دے قیمت غاصب کو تو نہین آتا کچھ قربانی کرنیوالے کو
اسلیے کہ وہ تلف ہے بغیر فعل اوسکے پس اگر ادا کیا غاصب نے قربانی کرنیوالے نے قیمت اور وہ
غنی ہے یا فقیر تو نہین آتا اوسپر کچھ اور اسیطرح اگر صلح کی اس سے اوپر کم کے قیمت اوسکی سے تو لازم
ہوگا اوسکو یہ کہ تصدق کر دے اوس چیز کو کہ پہونچی ہے طرف اوسکے قیمت اوسکی سے نہ اور کچھ اور اگر
صلح کی اوس نے اوپر ایک چیز کھانے کے یا اسباب کے تو جائز ہے اوسکو یہ کہ کھا دے کھانیکی چیز اور
نفع اوٹھاوے ساتھ اسباب کے مفلس نے خریدی بکری اور مر گئی ایام قربانی مین اور نکلا اوسکی پیٹ مین
سے بچہ تو بیچ دیوے اوسکو استحساناً واسطے عورت کے ایک مکان ہے کہ پہونچتی ہے قیمت اوسکی
نصاب کو بیچتی ہے وہ اوسمین ساتھ خاوند اپنے کے تو اوسپر واجب ہے قربانی اور صدقہ فطر کا جسوقت
کہ قادر ہے خاوند اوسکا ساکن کرنے پر اور بعضون نے کہا کہ نہین واجب اوسپر قربانی اور
نہ صدقہ فطر کا تونگر ہو خاوند یا مفلس ہو پس اختلاف علما کا اوسمین دلالت کرتا ہے اسپر کہ
عورت اگر نہ رہتی ہو اس گھر مین تو لائق ہی یہ کہ واجب ہے اونکے نزدیک کذا فی القنیہ کہا گیا واسطے
علی ابن احمد کے کہ اگر ہووے واسطے ایک شخص کے دین اوپر ایک مفلس اقرار کرنیوالے کے تو آیا حلال ہے
واسطے اوسکے زکوۃ یا نہین کہا نہین پھر کہا گیا کہ آیا اوسپر قربانی ہے یا نہین پس کہا نہین جب تک
کہ نہ پہونچے دین طرف اوسکے واسطے ایک شخص کے دین ہے بوعدہ حال یا تاخیر کے
اوپر معتبر غنی کے اور نہین ہے اسکے تصرف مین اسقدر کہ ممکن ہو اوسکو خریدنا قربانی کا تو نہین
لازم آتا اوسکو قرض لیکر قربانی کرنا اور نہ لازم آتی ہی اوسپر قیمت اوسکی جبکہ پہونچے طرف اوسکے
دین لیکن لازم ہے اوسکو یہ کہ مانگے اوس سے مول قربانی کا جبکہ غالب ہو اسکے گمان مین یہ کہ
دیدیگا اوسکو واسطے ایک شخص کے مال کثیر ہے غائب بیچ ہاتھ شریک اوسکے کی یا مضارب
اوسکے کے اور اوسکے پاس اسقدر سونا چاندی یا اسباب گھر کا ہے کہ خرید کر سکتا ہے ساتھ اوسکے
قربانی تو لازم ہے اوسپر قربانی کرنی چار آدمی ہین کہ خرید کی ہر ایک نے اونمین سے ایک ایک بکری

کہ رنگ اونکا اور فربہی اونکی ایک سی ہے پس بند کر رکھا اونکو پس جب صبح ہوئی تو پایا اونھون نے اونمین سے ایک بکری کو کہ مرگئی ہے اور نہین معلوم کہ کسکی ہے تو وہ بیچ جاوین سب بکریان اور خرید کیجاوین اونکے مول کی چار بکریان پھر ایک اونمین سے حکم کرے دوسرے کو ساتھ ذبح کرنے ہر ایک کے اونمین سے اور بخشوا بھی لے ہر ایک اونمین سے دوسرے سے تا کہ جائز ہو قربانی سے جبکہ نہ پاوے قربانی اپنے شہر مین یا گانو مین لازم ہے اوسکو جانا اوسکی طلب کے لیے طرف اوس موضع کے کہ جاتے ہین طرف اوسکے اپنے شہر سے واسطے خریدنے بکریون کے

خاتمۃ الطبع

حمد بیحد اوس خدای پاک کو جو نور ایمان جسنے بخشا خاک کو اور درود اوس نبی برحق صاحب لولاک اور اوسکی آل اور اصحاب پر اوسکے بعد مخفی نرہے کہ یہہ کتاب منافع انتساب متضمن مسائل عید الفطر و عید اضحیٰ و فضائل ضروریہ عزیزہ مقبول نشاتین مسمی **احکام العیدین مع تکملہ** جسکو افضل الفضلا اکمل الکملا محدث جزیل عالم نبیل جناب مولانا مولوی قطب الدین خانصاحب دہلوی مرحوم نے احادیث صحیحہ معتبرہ سے ترجمہ فرمایا بعد نظر ثانی مصنف موصوف کے مع اضافہ چند فوائد کے چھپا تھا اب واسطے نفع بخشی خواص و عوام مومنین اور مزید افادت اہل یقین کے بمطابقت اصل مطبع فیض منبع جناب چشمۂ مروت منبع فتوت صاحب ہمت منشی نولکشور صاحب ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق ماہ مئی سنہ ۱۸۷۳ عیسوی مقام لکھنؤ مین بار دوم طبع ہوکر مقبول طبائع خاص و عام ہوئی

تمت